سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات، 27-اپریل 2017
(یوم الخمیس، 29-رجب المرجب 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: اٹھائیسواں اجلاس

جلد 28: شمارہ 4

237

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ27۔اپریل2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب برائے سال15-2014 کی سالانہ
رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

ایک وزیر کمیشن برائے مقام نسواں پنجاب برائے سال15-2014 کی سالانہ
رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

239

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا اٹھائیسواں اجلاس

جمعرات، 27-اپریل 2017

(یوم الخمیس، 29-رجب المرجب 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمO

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِO

سَبِّحِ اسۡمَ رَبِّكَ الۡاَعۡلَى ① الَّذِىۡ خَلَقَ فَسَوّٰى ② وَالَّذِىۡ قَدَّرَ
فَهَدٰى ③ وَالَّذِىۡۤ اَخۡرَجَ الۡمَرۡعٰى ④ فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحۡوٰى ⑤
سَنُقۡرِئُكَ فَلَا تَنۡسٰٓى ⑥ اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ يَعۡلَمُ الۡجَهۡرَ
وَمَا يَخۡفٰى ⑦

سورة الأعلى آيات 1 تا 7

(اے پیغمبر) اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کرو (1) جس نے (انسان کو) بنایا پھر (اس کے اعضاء کو) درست کیا (2) اور جس نے (اس کا) اندازہ ٹھہرایا (پھر اس کو) رستہ بتایا (3) اور جس نے چارہ اگایا (4) پھر اس کو سیاہ رنگ کا کوڑا کر دیا (5) ہم تمہیں پڑھا دیں گے کہ تم فراموش نہ کرو گے (6) مگر جو اللہ چاہے۔ وہ کھلی بات کو بھی جانتا ہے اور چھپی کو بھی (7)

وما علینا الا البلاغO

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

جا زندگی مدینے سے جھونکے ہوا کے لا
شاید حضور ہم سے خفا ہیں منا کے لا
کچھ ہم بھی اپنا چہرہ باطن سنوار لیں
ابوبکر سے کچھ آئینے عشق و وفا کے لا
دنیا بہت ہی تنگ مسلماں پہ ہو گئی
فاروق کے زمانے کے نقشے اٹھا کے لا
محروم کر دیا ہمیں جس سے نگاہ نے
عثمان سے وہ زاویے شرم و حیا کے لا
مغرب میں مارا مارا نہ پھر اے گدائے علم
دروازہ علی سے یہ خیرات جا کے لا

حلف

نو منتخب ممبر اسمبلی کا حلف

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میرے علم میں آیا ہے کہ ایک نو منتخب ممبر جناب شہر یار ملک پی پی-23 حلف اٹھانے کے لئے چیمبر میں موجود ہیں لہٰذا اُن سے گزارش ہے کہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشست کے سامنے کھڑے ہو کر حلف اٹھائیں اور اس کے بعد حلف کے رجسٹر پر دستخط ثبت فرمائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"دیکھو دیکھو کون آیا، شیر آیا شیر آیا" کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"چور آیا چور آیا" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: اگر آپ کا کوئی ممبر آئے گا تو بے شک کر لیں لیکن اس طرح اچھا نہیں لگتا۔ ایک معزز ممبر اللہ کے فضل و کرم سے ابھی حلف اٹھا رہے ہیں لیکن آپ کی یہ بات مناسب نہیں ہے۔ I am sorry for that and you should be careful

(اس مرحلہ پر نو منتخب ممبر جناب شہر یار ملک نے
حلف اٹھایا اور حلف رجسٹر پر دستخط ثبت کئے)

جناب سپیکر: شہر یار ملک صاحب! اللہ آپ کو مبارک کرے، آپ کو بہت بہت مبارک ہو اور کیا آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب شہر یار ملک: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں سب سے پہلے آپ کی وساطت سے اپنے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھ ناچیز پر اعتماد کیا۔ اس سیٹ پر اس سے پہلے میرے تایا ملک ظہور انور اعوان (مرحوم) ایم پی اے تھے۔ ان کی وفات پر سیٹ خالی ہونے کے نتیجے میں قیادت نے مجھ پر جو اعتماد کیا تو میں ان کا تہہ دل سے مشکور ہوں اور بالخصوص اپنے علاقے تحصیل تلہ گنگ اور تحصیل لاوا کے غیور عوام کا بھی تہہ دل سے مشکور ہوں کہ جس بھاری اکثریت سے انہوں نے مجھے کامیاب کیا اس کی مثال الحمد للہ کہیں نہیں ملتی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری دھرتی تحصیل تلہ گنگ اور تحصیل لاوا پسماندگی کی آخری حد پر کھڑی ہوئی ہے۔ اس قدر پسماندگی کے باوجود ہماری یہ دھرتی غازیوں اور شہیدوں کے نام سے مشہور ہے۔ آپ کسی بھی قبرستان میں چلے جائیں تو ہر قبرستان میں کسی نہ کسی شہید کی قبر ملے گی اور پاکستان کا سبز ہلالی پرچم لہراتا ہوا نظر آئے گا۔ یہ بات سوچنے کی ہے کہ ایک سیٹ جو 2013 کے الیکشن میں ہم آٹھ ہزار ووٹوں کی lead سے جیتے تھے اور آج ضمنی الیکشن میں جب حزب اختلاف کی تمام جماعتوں نے متحد ہو کر ہمارا مقابلہ کیا، وہ مقابلہ میرا مقابلہ نہیں تھا بلکہ وہ پاکستان مسلم لیگ (ن) اور میاں محمد نواز شریف کے خلاف مقابلہ تھا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اپنی عوام کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ہماری قیادت پر بھرپور اعتماد کا اظہار کیا۔ میاں محمد شہباز شریف کی گڈ گورننس پر اعتماد کیا جس کے نتیجے میں ریکارڈ 21422 ووٹوں کی lead سے الحمد للہ ہماری قیادت، ہماری پارٹی اور اس پارٹی کے mandate پر میاں محمد شہباز شریف کی گڈ گورننس پر ایک بار پھر عوام نے اعتماد کا اظہار کیا اور اس پر مہر لگا کر ہمیں کامیاب کروایا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں مختصراً آپ کی وساطت سے صرف اتنا کہوں گا کہ ہمارا علاقہ انتہائی پسماندہ ہے اور وہاں پر بہت سے علاقے بنیادی سہولتوں سے محروم ہیں۔ بہت توقعات اور اس امید کے ساتھ ہماری تحصیل تلہ گنگ اور تحصیل لاوا کی عوام نے ہمارے قائد میاں محمد نواز شریف پر اعتماد کیا۔ یہ اعتماد کیا کہ یہی وہ قیادت ہے جو انشاء اللہ ان مسائل سے انہیں نکالے گی۔ ان مسائل کے باوجود انہوں نے جو ووٹ دیا اور ہمارے mandate پر جو مہر لگائی وہ صرف اس لئے لگائی کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت پورے پاکستان میں کیا حالات ہیں اور ہمارا ملک کس طرف جا رہا ہے؟ اسی امید پر کہ اس سے پہلے بھی اسی قیادت نے ہمارے ملک کو ہر قسم کے بحرانوں سے نکالا اور آنے والے وقت میں بھی میاں محمد نواز شریف ہی اس ملک کو ہر قسم کے بحرانوں سے انشاء اللہ نکالیں گے۔

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ اس ایوان میں چونکہ میں نیا آیا ہوں اور پہلی دفعہ منتخب ہوا ہوں تو یہاں پر بیٹھے ہوئے اپنے تمام سینئر colleagues اور آپ کا مکمل تعاون رہے گا اور آپ سب معزز ممبران ہیں مجھے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ (آمین)

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ ہاؤسنگ، شہری ترقی اور پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 2617 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: سیوریج نظام کی ابتر صورتحال ودیگر تفصیلات

*2617: **ڈاکٹر سید وسیم اختر**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) بہاولپور شہر میں بنیادی سیوریج کا نظام کب ڈالا گیا تھا اس وقت کتنے انچ کا پائپ ڈالا گیا تھا؟

(ب) کیا شہر کی آبادی بڑھنے کے نتیجہ میں سیوریج کا کوئی سائز پلان بنایا گیا تھا اب اس کی کیا صورتحال ہے اور اس ماسٹر پلان کے نتیجہ میں شہر کی کن کن یونین کونسلوں میں از سر نو پائپ بچھائے گئے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ آئے روز اندرون شہر کے علاقوں میں زنانہ ہسپتال روڈ/گندی گلی/یونین کونسل نمبر2 میں دارالکباب کے عقب کا علاقہ مین سرکلر روڈ پر میڈیکل سٹورز کے سامنے سیوریج کا پانی ابل پڑتا ہے اور شہریوں کو شدید اذیت سے دوچار ہونا پڑتا ہے؟

(د) اگر جز(ج) کا جواب ہاں میں ہے تو اس کے سدباب کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بہاولپور شہر میں ابتدائی سیوریج کا نظام 1981 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مکمل کیا جو شہر کی آبادی کے لئے مخصوص تھا اور میونسپل کمیٹی بہاولپور کے زیر انتظام رہا۔ جو کہ بعد میں ٹی ایم اے سٹی کے انتظامی کنٹرول میں ہے۔ اس منصوبہ کے تحت "12"،"15"، "18"،

21"،24"،27"تا54"قطر کا پائپ سرکلر روڈ پر بچھایا گیا۔ موجودہ صورتحال میں یہ نظام اپنی مدت پوری کر چکا ہے اور اندرون شہر و دیگر آبادیوں کا بوجھ بمشکل برداشت کرتا ہے۔

(ب) بہاولپور شہر کے مضافات میں بڑھتی ہوئی آبادی کے رجحان کو مدنظر رکھتے ہوئے ٹی ایم اے سٹی بہاولپور نے پراجیکٹ برائے جنوبی پنجاب بنیادی سہولیات برائے شہری آبادی Southern Punjab Basic Urban Services Project کے تحت شہر کی اضافی آبادیوں میں سیوریج کا نظام بنایا تھا۔ جو کہ ٹی ایم اے سٹی بہاولپور کے کنٹرول میں ہے اس کی تفصیل ٹی ایم اے سٹی سے حاصل کی جا سکتی ہے۔

(ج) یہ درست ہے تاہم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے سیوریج کی بحالی کے لئے حکومت پنجاب نے منصوبہ برائے تعمیر و سیوریج بحالی ترتیب دیا ہے جس میں موجودہ مالی سال میں عملدرآمد ہو گا۔

(د) ہاں! اس کے سد باب کے لئے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی جانب سے اقدامات ترتیب دیئے گئے ہیں اس سے نکاسی آب کا مسئلہ حل ہو گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جز(الف) کے حوالے سے محکمہ نے جواب دیا ہے کہ شہر کا یہ ابتدائی سیوریج کا نظام 1981 میں بچھایا گیا تھا۔ محکمہ نے اس کی تھوڑی سی اجمالی سی تفصیل بھی دی ہے اور ساتھ یہ بھی admit کیا ہے کہ اندرون شہر و دیگر آبادیوں کا بوجھ بمشکل برداشت کرتا ہے۔ ظاہر ہے کہ محکمہ نے اسی طرح جواب دینا ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ شہر کے اندر بھی اور periphery میں بھی، شہر بڑھ بھی گیا ہے اور المیہ یہ ہے کہ جتنے بھی کام ہوتے ہیں وہ پیچ ورک کے ذریعے سے ہوتے ہیں اور long-term کوئی بھی نہیں سوچتا کہ اس حوالے سے کوئی long-term منصوبہ بنے۔ ابھی بھی صبح جب میں اسمبلی میں آ رہا تھا تو بہاولپور کی ایک آبادی رحمت کالونی سے ہمارے ایک بہت اچھے کارکن سلیم نے مجھے فون کیا کہ ہمارے گھروں میں سیوریج کا پانی داخل ہونا چاہتا ہے۔ یہ شہر کے درمیان میں آبادی ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس کے لئے کیا اقدامات محکمہ نے تجویز کئے ہیں کہ اس مشکل سے ہماری 50/40 سالوں کے لئے جان چھوٹ جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! بہاولپور شہر ہمارے south کا سب سے famous اور پرانے شہروں میں سے ایک ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ڈاکٹر صاحب نے جس چیز کی نشاندہی کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے بالکل صحیح عکاسی کی ہے اور میں یہ بھی نہیں کہتا کہ پچھلی حکومتیں یا کوئی بھی حکومت آتی ہے تو وہ کام نہیں کرتی۔ تمام حکومتیں اچھا کام کرنے کے لئے کوشش کرتی ہیں اور اس وقت پاکستان ہماری مسلم لیگ (ن) کی حکومت بنی ہے تو ہم لوگ بھی اچھا کام کرنے کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ محکمہ اس پر کام نہیں کرتا تو محکمہ بھی اپنی طرف سے ایسا کام کرتا ہے کہ جس کے اندر کل کو اسے کوئی پریشانی نہ اٹھانی پڑے کیونکہ محکمہ کو ہی کل کو بعد میں جواب دینا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے تھوڑا سا بتانا چاہتا ہوں کہ ڈاکٹر صاحب نے بات کی ہے کہ 1981 کے اندر سب سے پہلے اس محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کام شروع کیا اور مکمل کیا۔ اس وقت جو پائپ ڈالے گئے تھے وہ 27 انچ کے تھے، 24 انچ کے تھے، 21 انچ کے تھے، 18 انچ کے تھے، 15 انچ کے تھے، 12 انچ کے تھے اور 54 انچ تک کے پائپ ڈالے گئے۔ ہر پائپ کی ایک عمر ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! جیسے معزز ممبر بات کر رہے ہیں 15 سے 20 سال کے لئے اس سے زیادہ پائپ کی age نہیں ہوتی ہے اس طرح اُن پائپوں نے اپنی عمر پوری کر لی ہے۔ میں فنڈز کی بھی تفصیل دے دیتا ہوں۔ 14-2013 کو 50 ملین روپے release کئے گئے تھے جس میں سے 40 ملین روپے کا کام کیا گیا، 15-2014 کے اندر 52 ملین روپے دیئے گئے 51 ملین روپے کا کام کیا گیا، 16-2015 کے اندر 15 ملین روپے دیئے گئے اور پھر 17-2016 کے اندر 20 ملین روپے دیئے گئے ہیں اُس کا بھی کام ہوا ہے۔ ٹوٹل 137 ملین کے قریب فنڈز release کئے گئے ہیں اور تقریباً 126 ملین کے نزدیک خرچ ہو چکے ہیں لیکن اس کا یہ مقصد نہیں کہ اس سے بہاولپور کے تمام معاملات حل ہو گئے ہیں وہاں پر ابھی بھی ضرورت ہے۔ ہم جو پائپ تبدیل کر سکتے ہیں وہ کئے ہیں۔ ہم نے 36 انچ کے 3449 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 30 انچ کے 1345 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 24 انچ کے 1564 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 21 انچ کے 260 فٹ پائپ تبدیل کئے، 15 انچ کے 4440 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 12 انچ کے 64365 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں، 9 انچ کے 5550 فٹ پائپ تبدیل کئے ہیں اور ہم ٹوٹل 80993 فٹ پائپ تبدیل کر چکے ہیں۔ یہ چھوٹی بات نہیں ہے اس کے لئے بڑا وقت چاہئے ہوتا ہے اتنا کام اب تک نہیں ہو سکا جو ہم نے پچھلے دو تین سال میں کر دیا ہے اور اس سکیم کے اندر ہمیں اور پیسے لگانے کی ابھی

بھی ضرورت ہے۔ جو سکیمیں رہ گئی ہیں specially Southern Punjab اور پورے پنجاب کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب نے ہمیں اس دفعہ خاص بجٹ دیا اُن کی مہربانی ہے۔ اگر ڈاکٹر صاحب برا نہ منائیں تو میرے چیمبر کے اندر تشریف لے آئیں میں ان کو اس کی تفصیل سے بھی آگاہ کر دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، وہ تشریف لے آئیں گے لیکن آپ آئندہ ایسی بات سے اجتناب کیا کریں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر ڈاکٹر صاحب میرے چیمبر میں آجائیں تو زیادہ وقت بچ جائے گا اور اُن کو میں تفصیل بتا کر satisfied کر دوں گا۔

جناب سپیکر: آپ کے کام میں بہت بہتری آرہی ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ ساری باتیں سامنے رکھی ہیں یقیناً محکمے نے جو کچھ بتایا ہے وہ کام بھی کیا ہو گا میں اس کو چیک بھی کروں گا۔ جیسے میں نے عرض کیا ہے مسائل تو بڑے گھمبیر موجود ہیں۔ منسٹر صاحب اگر یہ کر لیں جس طرح انہوں نے یہ بات سامنے رکھی ہے کہ فنڈز تو available ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ suggest کروں گا کہ کارپوریشن کے جو concerned officers اس کو deal کرتے ہیں اور PHE کے افسران کو بھی بلا لیا جائے میں بھی منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہوں اگلے ہفتے میں بھی اجلاس چل رہا ہے تو اس میٹنگ کو بدھ یا جمعرات والے دن رکھ لیں تاکہ ہم بیٹھ کر سارے پراجیکٹ کو evaluate کرتے ہیں کہ کوئی قابل عمل شکل بن سکے اور 17/18۔ مئی کو ہم وہاں پر کام کر سکیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ان کی ساری بات ٹھیک ہے لیکن ان کو میرے پاس چیمبر میں آنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر صاحب! اگلا سوال بھی آپ کا ہے سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ابھی تو پہلے والے سوال پر ضمنی سوال باقی تھا۔

جناب سپیکر: جب آپ کی بات منسٹر صاحب سے ہو گئی ہے تو ان کے ساتھ بیٹھ کر اُس کو حل کر لیں اب اس کو چھوڑ کر اگلے سوال پر آجائیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ان کے چیمبر میں بیٹھ کر بات کر لیں؟

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی۔ اگلے سوال کا نمبر بولیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر5070ہے ، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع بہاولنگر میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*5070: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے سال10۔2009میں ضلع بہاولنگر اور تحصیل فورٹ عباس میں واٹر سپلائی سکیمیں بنانے کی منظوری دی اور40کروڑ روپے سے زائد رقم مختص کی تھی؟

(ب) ان سکیموں پر کل کتنے اخراجات ہوئے، سکیم وار تفصیل بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ واٹر سپلائی سکیموں کے ٹینڈر کون کون سے اخبارات میں کون کون سی تاریخوں میں شائع ہوئے؟

(د) ان واٹر سپلائی سکیموں کے ٹھیکے کتنیBidپر کس کس ٹھیکیدار کو دیئے گئے تھے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان واٹر سپلائی سکیموں کے ٹھیکے بغیر اشتہار اور زائد قیمت پر دے کر حکومتی خزانہ کو پانچ کروڑ روپے سے زائد کا نقصان پہنچایا گیا تھا؟

(و) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع بہاولنگر میں مالی سال10۔2009میں حکومت پنجاب کی طرف سے منظور کی گئی سکیمیں درج ذیل ہیں۔

1. واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس182.845ملین کی منظوری10۔2009میں ہوئی۔
2. واٹر سپلائی سکیم بہاولنگر206.297ملین، کل تخمینہ لاگت389.142ملین۔

(تفصیلAnnex-Aایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)

(ب) واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس 158.427 ملین 30۔06۔2013 تک اخراجات ہوئے۔
واٹر سپلائی سکیم بہاولنگر 206.293 ملین 30۔06۔2014 تک اخراجات ہوئے۔
ٹوٹل=364.808 ملین تفصیل Annex−B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) روزنامہ "نوائے وقت" لاہور مورخہ 23۔11۔2009
روزنامہ "The Nation" لاہور مورخہ 23۔11۔2009

(د) اربن واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس گروپ نمبر I محمد اسلم رحمانی گورنمنٹ کنٹریکٹر کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ ریٹ کی حدود میں الاٹ کیا گیا۔
اربن واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس گروپ نمبر II الشان کنسٹرکشن کمپنی کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ ریٹ کی حدود میں الاٹ کیا گیا۔
اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولنگر گروپ نمبر I عبدالرؤف گورنمنٹ کنٹریکٹر کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ ریٹ کی حدود میں الاٹ کیا گیا۔
اربن واٹر سپلائی سکیم بہاولنگر گروپ نمبر II اسلام کنسٹرکشن کمپنی کو گورنمنٹ کی مقرر کردہ ریٹ کی حدود میں الاٹ کیا گیا۔

(ہ) درست نہ ہے، بلکہ ان سکیموں کے ٹھیکوں کے لئے اشتہار اخبار میں دیئے گئے تھے اور حکومت کی مقررہ حدود سے زائد پر الاٹ نہ کئے گئے ہیں بلکہ مقررہ حدود کے اندر آلاٹ کئے گئے ہیں لہٰذا حکومتی خزانہ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا گیا۔

(و) جواب اثبات میں نہ ہے لہٰذا متعلقہ افسران کے خلاف کارروائی کا کوئی جواز نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جواب میں اس حوالے سے چار پانچ سکیموں کا ذکر کیا گیا ہے اس کے اخراجات بھی لکھے ہوئے ہیں کہ اتنے اتنے اخراجات ہوئے ہیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پوری تفصیل پڑھ کر بتا دیتا ہوں معزز ممبر سن لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر آپ سے سوال پوچھیں گے آپ اُس کا جواب دیں دوسرے معزز ممبران کے بھی سوالات ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب بتا دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے اس کی روشنی میں بات ہو گی کہ کون کون سی سکیم کتنے اخراجات کے باوجود بھی operative نہیں ہے یہ معلوم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر صاحب! دوسروں کے سوال رہ جائیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پوری picture دیتا ہوں تاکہ سارے معزز ممبران کو بھی پتا چلے کہ محکمے میں ہو کیا رہا ہے

جناب سپیکر: جی، آپ بتا دیں کیا کہنا چاہتے ہیں جو معزز ممبر پوچھ رہے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جو سوال کیا گیا تھا اس کے اندر میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ بہاولنگر کے اندر مالی سال 10-2009 میں حکومت پنجاب کی طرف سے جو سکیمیں درج ذیل ہیں میں وہ آپ کو بتا رہا ہوں۔ واٹر سپلائی سکیم فورٹ عباس کے لئے 182.845 ملین کی منظوری ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تو لکھا ہوا ہے اس میں آپ کو پڑھنے کی کیا بات ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس کے اندر ساری چیزیں بتا رہا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر سوال کریں گے آپ اُس کا جواب دے دیں اور بات ختم کریں اب آپ تشریف رکھیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں تفصیل بتا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کی بڑی مہربانی۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ضمنی سوال یہ ہے کہ جو چار سکیمیں ہیں اس وقت ان کی کیا کنڈیشن ہے، operative ہیں اور پانی کی سپلائی ہو رہی ہے میں اس کے حوالے سے جاننا چاہوں گا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! operative ہیں اور پانی کی سپلائی ہو رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اصل میں ایک چیز واضح کرنا چاہ رہا تھا آپ نے مجھے نہیں کرنے دیا میں short cut کرکے آپ کو واضح کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! یہ سکیمیں ٹی ایم اے کو handover کر دی گئی ہیں۔ ہمارا کام ہوتا ہے سکیم کو بنانا اُس کے بعد ٹی ایم اے کو handover کر دیتے ہیں اس ٹائم یہ تمام سکیمیں چل رہی ہیں۔ اصل میں اس کے اندر وجوہات یہ ہیں کہ فورٹ عباس میں ایک فیملی ہے جو سارے ٹھیکیدار ہیں اور سارے آپس میں رشتہ دار ہیں اُن میں دو تین سگے بھائی ہیں وہ ٹھیکیداری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ منسٹر صاحب کی بات سنیں آپ سب کے کام کی بات ہو رہی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر اس قسم کے سوال اور معزز ممبر ڈاکٹر صاحب بہت ہی قابل احترام ہیں اور ڈاکٹر صاحب ہمیشہ ہر اُس چیز کو point out کرتے ہیں جو غلط ہوتی ہے اور ایسا ہونا چاہئے اس کو بھی یہ ضرور لیں کہ ایک بھائی کام لے لیتا ہے تو دوسرا بھائی اُس کے اوپر درخواستیں دے دیتا ہے۔ میرے پاس اس کی تفصیل بھی ہے جن جن کو وہ کام الاٹ ہوئے ہیں ایک دوسرے کے اوپر درخواست دے دیتے ہیں کہ کام ٹھیک نہیں ہوا، دونوں سگے بھائی ہوتے ہیں، دونوں رشتہ دار ہیں بعد میں صلح صفائی ہوتی ہے صرف waste of time ہو رہا ہوتا ہے میں اس کے لئے کہہ رہا تھا کہ میں پورا پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں آپ کو quality اور quantity پر کسی صورت compromise نہیں کرنا چاہئے اگر وہ معیار پر پورا اتر رہے ہیں تو جو بھی معیار پر پورا اُترتا ہے اُس کے کام کو جاری رہنا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ معیار پر پورے اُترے ہوئے ہیں اور وہاں پر کام چل رہا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! جو چار سکیمیں ہیں اُن کے بارے میں categorically بتادیں کہ یہ operative ہیں، فنکشنل ہیں اور سو فیصد فنکشنل ہیں، 90 فیصد فنکشنل ہیں، 80 فیصد فنکشنل ہیں۔ گزارش ہے کہ آپ کو بھی معلوم ہے کہ ایوان کے اندر جو معاملات آتے ہیں یہ جو بہت ساری سکیمیں بنتی ہیں اُس کی sustainability کا کوئی inbuilt mechanism نہیں بناتے اور اُس کے نتیجے کے اندر سکیمیں operative نہیں ہوتی جس طرح کل لوکل گورنمنٹ کے سوالات تھے آپ اُس وقت تشریف فرمانہ تھے اس کے اوپر بڑی debate ہوئی کہ بہاولپور شہر کے اندر لاکھوں کے خرچے سے واٹر سپلائی سکیم بنی 56 ٹربائنیں لگیں اور ٹرانسفارمر لگے اب وہ ٹرانسفارمر چوری ہو گئے اُس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو چلانے کا کوئی میکانزم اُس وقت نہیں رکھا گیا اور ٹی ایم اے کہتا ہے کہ ہمارے پاس وسائل نہیں۔

جناب سپیکر! میں نے کل بھی عرض کیا تھا کہ ٹی ایم اے بہاولپور کے پاس تو چائے پلانے کے پیسے نہیں ہیں، میئر صاحب اپنی جیب سے چائے پلاتے ہیں تو وہ کیسے یہ سارے کام کر سکتے ہیں جو اُس کی sustainability کے لئے measures ہوتے ہیں وہ نہیں لئے جاتے اس لئے میں یہ پوچھ رہا تھا کہ یہ بتائیں چاروں سکیمیں کتنے فیصد operative ہیں سو فیصد ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: آپ دونوں صاحبان تھوڑی سی میری بات مان لیں آپ کا آپس میں ٹائم طے ہو گیا ہے یہ دونوں چیزیں آپ discuss کر لیں تاکہ دوسروں کا وقت بچ سکے کیونکہ جن کے آگے سوالات ہیں وہ پریشان ہوں گے آپ کا آپس میں بیٹھ کر یہ مسئلہ حل ہو جانا ہے لہٰذا آپ تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 5162 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی میں میٹرو بس
کے پل کے گارڈر سے ہونے والے نقصانات سے متعلقہ تفصیلات

*5162: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور میٹرو بس کے پل کی تعمیر میں استعمال ہونے والے کنکریٹ کے گارڈر تیار کرنے کے لئے وحدت کالونی لاہور کی گراؤنڈز استعمال کی گئیں؟

(ب) کنکریٹ کے مذکورہ ایک گارڈر کا وزن اور لمبائی بیان فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ وزنی گارڈرز کی ٹرانسپورٹیشن نے کالونی کی سڑکیں ادھیڑ کر رکھ دی ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی تعمیر نو کی بجائے صرف پیچ ورک کیا گیا ہے؟

(ہ) میٹرو پل کی تعمیر کے بعد مذکورہ کالونی کی سڑکوں کی تعمیر نو ٹھیکیدار یا حکومت کی ذمہ داری تھی؟

(و) حکومت مذکورہ سڑکوں اور فٹ پاتھ کی تعمیر نو کب تک کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ وحدت کالونی کی ایک گراؤنڈ کو مختصر مدت کے لئے استعمال کیا گیا۔

(ب) کنکریٹ کے ایک گارڈر کی لمبائی 30 میٹر اور وزن تقریباً 40 ٹن تھا۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) درست نہ ہے۔

(ہ) وحدت کالونی کی سڑکوں کو میٹرو بس کے گارڈر کی آمد و رفت کے لئے استعمال نہ کیا گیا۔

(و) محکمہ ایل ڈی اے سے متعلقہ نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کل آپ موجود نہیں تھے تو چیئر کی طرف سے ایک reservation آئی تھی انہوں نے کہا تھا کہ ملک ارشد چار سالوں میں مطمئن نہیں ہوا۔ میں آج اس جواب سے مطمئن ہوں اسے نوٹ کر لیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5622 ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ کا سوال شروع ہونے سے پہلے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ خدیجہ عمر کے دو سوال ہیں اور میں ان دونوں کے جواب سے خود satisfy نہیں ہوں لہذا آپ اس سوال کو pending فرمادیں۔ میں نے ایکسیئن کو بلایا ہوا ہے وہ آکر مجھے اس کی تفصیل دے گا لہذا اس سوال کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ خدیجہ عمر کے دونوں سوالات کو pending کیا جاتا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کیا اس کا کل جواب مل سکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کل اس کا جواب آجائے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! کل اس سوال کا جواب نہیں آسکتا اس کو آئندہ اجلاس تک کے لئے pending فرما دیں کیونکہ یہ sensitive سوال ہے اس لئے میں خود اس کو proper inquire کر رہا ہوں اور اس سوال کا proper جواب بھی دوں گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ ٹائم مانگ رہے ہیں اور یہ آپ کے فائدے میں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کس کو پتا ہے کہ اگلا اجلاس ہونا ہے یا نہیں اس لئے یہ ابھی ہی بتادیں تو بہتر ہے۔

جناب سپیکر: اللہ خیر کرے گا ایسے نہ کہا کریں۔ اگلا سوال نمبر 8586 محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وہ وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8376 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صاف پانی کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

*8376:جناب احسن ریاض فتیانہ :کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) صاف پانی کمپنی کب قائم کی گئی تھی اس کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اس کی تقسیم کے مقاصد کیا تھے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اب اس کی تقسیم ختم کر دی گئی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس کا سال15-2014، 16-2015اور17-2016کا کل بجٹ کتنا تھا ان سالوں کے دوران کتنا خرچ ہوا ہے کتنا بقایا ہے؟

(د) اس کی تقسیم ختم کرنے کے بعد اور پہلے، اس کا بجٹ کتنا کتنا تھا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی2014۔03۔10 کو قائم کی گئی، 2016۔09۔10 کو اسے دو حصوں میں تقسیم کر کے پنجاب صاف پانی کمپنی ساؤتھ اور پنجاب صاف پانی کمپنی نارتھ بنا دی گئی۔ اس کا مقصد کام کی رفتار کو تیز کرنا تھا۔

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی کی تقسیم ختم نہیں کی گئی ہے۔

(ج) تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) اس کی تقسیم ختم نہیں کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میری منسٹر صاحب کے چیمبر میں بات ہو گئی ہے میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں اس لئے میرا کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر8422 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: جوہر ٹاؤن جی 1 میں پرائیویٹ سکول کے لئے مختص کردہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8422: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور کے G-1 بلاک میں سستے سکول کے لئے سرکاری اراضی دی گئی اگر ہاں تو کتنی اراضی کس کو کس قیمت پر دی یا بیچی گئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ اراضی کو رہائشی مقصد کے لئے بھی استعمال کیا جا رہا ہے ایسا کیوں اور کس قانون کے تحت کیا جا رہا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ اراضی جہاں اس وقت جوہر پبلک سکول ہونا چاہئے تھا کے کچھ حصہ پر اب LGS سکول ہے جو ایک منافع کمانے والا ادارہ ہے کیا اس سے اس مقصد کی نفی نہیں ہو جاتی جس مقصد کے لئے یہ اراضی دی گئی تھی اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت یہ اراضی واپس لینے کا ارادہ رکھتی ہے یا اس غاصبانہ قبضے کو روکنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایجوکیشن سائٹ واقع پلاٹ نمبر 534 بلاک G/1 جوہر ٹاؤن سکیم (رقبہ تعدادی 7884.5 مربع میٹر) مسمی چودھری امیر حسین کو 96 ہزار روپے فی کنال کی قیمت کے عوض الاٹمنٹ لیٹر نمبر AD-II/7124 کے تحت مورخہ 14.06.1990 کو وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظور شدہ سمری مورخہ 06.06.1990 کے تحت الاٹ کیا گیا۔

(ب) متعلقہ ایجوکیشن سائٹ پر موجود سکول پرنسل کے لئے تعمیر کی گئی رہائش وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظور شدہ سمری مورخہ 26.09.1992 کے تحت ہے۔

(ج) الاٹمنٹ کے مقصد کی خلاف ورزی کے حوالے سے کارروائی کرتے ہوئے چٹھی نمبر DEM/LDA/6159 مورخہ 24.12.2012 کے تحت متعلقہ ایجوکیشن سائٹ کی الاٹمنٹ بنام چودھری امیر حسین خارج کر دی گئی۔ مذکورہ cancellation آرڈر کے خلاف چودھری امیر حسین نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کی۔ مذکورہ رٹ کے نتیجے میں جناب جسٹس محمد خالد محمود خان کی عدالت نے مورخہ 15.01.2013 کو مندرجہ بالا cancellation آرڈر کو set aside کر دیا لہٰذا ابھی پلاٹ مذکورہ پر کیس زیر کارروائی ہے

اس لئے موقع کا قبضہ حاصل کرنے کی کارروائی کیس کے فیصلے اور قانون کے مطابق یقیناً کی جائے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں ضمنی سوال یہ پوچھنا چاہوں گا کہ 1992 میں وزیراعلیٰ کے آرڈر پر گھر بنانے کی اجازت ملی۔ کیا محکمہ 2012 تک سو رہا تھا کہ پبلک سکول کی جگہ پر لاہور گرائمر سکول بنا ہوا ہے، سستی تعلیم کی جگہ مہنگی تعلیم ہے؟

جناب سپیکر: انہوں نے سارا بتا دیا ہے اور کورٹ کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! بتائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس سوال کا تمام لوگوں کو علم ہے۔ میں یہاں پر ہمیشہ حقیقت بتاتا ہوں اور کھل کر بات کرتا ہوں۔ میں تھوڑا سا تقدّس رکھتے ہوئے، ایک دوسرے کا احترام رکھتے ہوئے ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب اور اس ڈیپارٹمنٹ نے کسی صورت میں کسی کو معاف نہیں کیا۔ یہ بالکل against the Law جا رہا تھا ہم نے اس کو کینسل کیا، باقاعدہ seal کیا، اس پر بہت بڑا ایکشن لیا، وہاں پولیس گئی اور باقاعدہ full-fledged پولیس گئی۔ وہاں جا کر seal کیا گیا اور ہر چیز کو دوبارہ notify کیا کہ یہ illegal ہے لیکن کچھ قانون اور دستور ہوتے ہیں۔ ہم سے اوپر بھی قابل احترام جج صاحبان ہیں۔

جناب سپیکر! دوسری پارٹی نے کورٹ میں جا کر set aside کروا کر فیصلے کو کینسل کروا لیا ہے۔ ہم نے وہاں پر وکیلوں کی best team رکھی ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمیں امید ہے کہ ہمارے حق میں فیصلہ ہوگا لیکن تب تک میں معذرت خواہ ہوں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتا سکتے ہیں کہ set aside کرنے کی وجوہات کیا تھیں اور کون سے lawyers ڈیپارٹمنٹ کو represent کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس detail تک تو نہیں گیا لیکن ہماری ایک پوری ٹیم ہوتی ہے۔ اگر یہ ان کے نام پوچھنا چاہتے ہیں تو یہ fresh question put کر دیں میں نام بتا دوں گا لیکن فاضل جج صاحب جو آرڈر دیں

گے ہم نے وہی obey کرنا ہے۔ وہ ہم سے زیادہ بہتر قانون جانتے ہیں بہر حال ہم نے obey کرنا ہے۔ جزاکم اللہ۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 8437 الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8490 محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے ان کے بھائی بیمار ہیں انہوں نے خود آکر مجھے بتایا تھا اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 3515 میاں طارق محمود کا ہے وہ ملک سے باہر ہیں اس لئے اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر نوشین حامد کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! سوال نمبر 8581 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 79 مہاجر آباد میں سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8581: **ڈاکٹر نوشین حامد:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یونین کونسل نمبر 79 مہاجر آباد سوڈیوال ملتان روڈ لاہور جہاں پانی والی ٹینکی و ٹیوب ویل نصب ہے یہ سرکاری اراضی کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ نے اس سرکاری اراضی میں سے تقریباً 15 مرلہ کسی پرائیویٹ قبضہ مافیا کو الاٹ کر دی ہے یہ الاٹمنٹ کس قانون کے تحت کی گئی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس جگہ کو قبضہ مافیا سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پانی والی ٹینکی یونین کونسل نمبر 79 سوڈیوال ملتان روڈ لاہور سرکاری اراضی میں بنی ہوئی ہے جس کا رقبہ دو کنال سات مرلے پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ اراضی قبضہ مافیا کو آلاٹ کی گئی ہے۔ بلکہ اضافی جگہ پر محکمہ نے 1990میں تقریباً4.5مرلے سائز کے چھ پلاٹ بنائے تھے جس کا رقبہ ایک کنال اور پانچ مرلے پر مشتمل ہے۔ جس کی الاٹمنٹ اس وقت کے وزیراعلیٰ صاحب نے مستحق لوگوں کو کی تھی۔

(ج) ماسٹر پلان کے مطابق کل رقبہ تین کنال بارہ مرلے تھا جس میں سے تقریباً4.5مرلے کے چھ پلاٹس بنائے گئے جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے اب بقایا رقبہ دو کنال سات مرلے ہے جو واسا کے زیراہتمام ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ یہ سرکاری زمین تھی اور واسا کے زیراستعمال تھی اس زمین کا کچھ حصہ اس وقت کے وزیراعلیٰ نے مستحق لوگوں کو الاٹ کر دیا تھا۔ میں مستحق لوگوں کی definition جاننا چاہوں گی کہ وہ کیا معیار تھا جس کی وجہ سے ایک سرکاری زمین جو کہ پبلک کے استعمال میں تھی مستحق لوگوں کو الاٹ کر دی گئی، وہ کن لوگوں کو الاٹ کر دی گئی کیا ان کا تعلق کسی خاص جماعت سے تھا؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ جو سوال کرنا چاہ رہی ہیں کہ اس کا کیا معیار تھا یہ fresh question کر لیں میں اس کا جواب دے دوں گا لیکن میں تھوڑا بتانا چاہوں گا کہ اس پر writ petition ہو گئی ہے اور اس وقت یہ معاملہ کورٹ میں چلا گیا ہے۔

جناب سپیکر: محکمے سے پوچھ کر writ کا نمبر بتا دیں۔ اگر یہ سپریم کورٹ میں ہے تو پھر معاملہ کچھ اور ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ کورٹ میں ہے اور اس کی آئندہ تاریخ 2017-05-10 ہے۔

جناب سپیکر: میں اس سوال کو pending کرتا ہوں آپ اس کا جواب لے کر آئیں۔ کیا یہ possible ہے کہ آپ کل اس کا جواب لے کر آ جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس کا کل جواب آ جائے گا اور میں ساری چیز دے دوں گا۔

ڈاکٹر نوشین حامد: جناب سپیکر! اگر وہ اس کی depth میں جانے لگے ہیں تو تھوڑی سی میری request سن لیں کہ یہ سرکاری زمین کے پلاٹس تھے اور یہ جگہ بہت گنجان آبادی میں واقع ہے جو وہاں کی پبلک کے عام استعمال کے لئے تھی۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! If the matter is sub-Judice پھر اس پر بات نہیں ہو سکے گی۔ منسٹر صاحب! آپ کل پوری تفصیل اور writ petition نمبر لے کر آئیں۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! سوال نمبر 8586 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: دریائے راوی میں سیوریج کا پانی ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*8586: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دریائے راوی میں ضلع لاہور کے سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ دریائے راوی میں اس وجہ سے آبی حیات کی تعداد دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے؟

(ج) حکومت سیوریج کے پانی کو دریائے راوی میں ڈالنے والوں کے خلاف کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ دریائے راوی میں ضلع لاہور کے سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے۔

(ب) جی ہاں!یہ بھی درست ہے کہ سیوریج کے پانی کو بغیر صاف کئے دریائے راوی میں ڈالنے سے آبی حیات متاثر ہوتی ہے۔

(ج) اس سلسلے میں واسالاہور سیوریج کے پانی کو صاف کرنے کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹس لگانے کے پراجیکٹ پر کام کر رہی ہے۔ان پلانٹس کی تعمیر کے لئے اربوں روپے کا کثیر سرمایہ درکار ہے۔واسالاہور اور گورنمنٹ آف پنجاب ان پلانٹس کو پی پی پی (پرائیویٹ پبلک پارٹنر شپ) اور سرمایہ کاری کے طریق کار کے مطابق تعمیر کرنا چاہ رہی ہے اس سلسلے میں chinesاور turkish کمپنیوں نے دلچسپی ظاہر کی ہے اس سلسلہ میں ترکش کمپنیوں کے اشتراک joint ventureنے لاہور کے سب سے بڑے ٹریٹمنٹ پلانٹ بابو صابو کے لئے اپنی تجویز مورخہ 2017۔04۔10 کو جمع کروادی ہے باقی پراجیکٹس پر دیگر کمپنیاں ابتدائی جائزہ لے رہی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر!سوال کے جز (الف، ب اور ج) میں ایک ہی بات پوچھی گئی ہے جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ دریائے راوی میں ضلع لاہور کے سیوریج کا پانی ڈالا جا رہا ہے جس کی وجہ سے آبی حیات متاثر ہو رہی ہے اور اس کے لئے ٹریٹمنٹ پلانٹس لگائے گئے ہیں۔اس میں یہ نہیں بتایا گیا کہ ان ٹریٹمنٹ پلانٹس کے ذریعے ہم کب تک اس پانی کو صاف کر پائیں گے اور آبی حیات کو بچا پائیں گے کیونکہ اس میں مدت کا تعین نہیں کیا گیا تو میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ یہ کب تک متوقع ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! محترمہ نے بہت اچھا سوال اٹھایا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ نے تو بہت اچھا سوال اٹھایا ہے لیکن جو کام کیا جا رہا ہے وہ کہاں تک پہنچا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں، میں یہاں پر تو کچھ نہیں کہہ سکتا، میں اس کا پورا جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! لاہور میٹروپولیٹن سٹی ہے، لاہور اس حد تک بڑھ چکا ہے کہ پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں جو انہوں نے سوال کیا ہے یہاں پر گندا پانی ضرور دریائے راوی کے اندر شامل ہو رہا ہے لیکن حکومتوں کا کام ہوتا ہے عوام کو ریلیف دینا نہ کہ کسی اور problems میں پھنسانا۔ انہوں نے سوال پوچھا کہ کیا اس پر کوئی اقدام کیا گیا ہے تو جی، بالکل اس میں positive way میں کیا گیا ہے کہ ہم کیسے اس چیز کو صاف پانی میں convert کریں۔ یہ کوئی چھوٹا پراجیکٹ نہیں ہے اس کے اندر billions of Dollars involve ہیں۔ اگر آپ ان ٹیوب ویلز کو دیکھ لیں تو 839 بلین ڈالرز چاہئیں۔ حکومت پنجاب کے پاس اتنے وسائل نہیں ہیں لیکن اس میں پہلی گورنمنٹ کا اتنا بڑا breakthrough ہے اور وہ اس میں بیٹھی ہے۔ یہاں پر consultants آئے ہیں اس پر بہت سوچ بچار کے بعد پرائیویٹ پبلک PPPK موڈ کے اوپر ہم نے اس کو کیا، ہم نے اس کے اندر اتنا breakthrough کر دیا ہے کہ پہلے تو یہاں پر کوئی international companies نہیں آتی تھیں۔ اب الحمدللہ اس وقت سات سے آٹھ companies آ گئی ہیں اور انشاءاللہ تعالیٰ next year اس کی break opening ceremony ہو جائے گی۔ اس کا ایک process ہوتا ہے اور اس کے اندر جو سب سے خوبصورت بات ہے کہ 100 ملین ڈالرز کا ایشین ڈویلپمنٹ بنک نے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، جو کمپنیاں یہاں آ رہی ہیں آپ نے ان کا پہلا کیا ہوا کام کہیں چیک کیا آپ کے کسی expert نے دیکھا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ نے بڑا اچھا سوال پوچھ لیا۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! یہ دنیا کا سب سے مہنگا ترین کام ہے۔ پوری دنیا کے اندر waste کا سب سے مہنگا ترین کام ہوتا ہے اور واٹر کو clean کرنا more expensive ہے۔ اس کے اندر جو کمپنیاں آتی ہیں وہ کوئی چھوٹی companies نہیں آتی، ان کی worth billions of Dollars کی ہوتی ہے۔ انہوں نے آسٹریلیا میں کام کیا ہوا ہے، انہوں نے یورپ میں کام کیا ہوا ہے، انہوں نے middle East والی سائیڈ پر کام کیا ہوا ہے، انہوں نے افریقہ والی سائیڈ پر کام کیا ہوا ہے اور انہوں نے امریکا میں بھی کام کیا ہوا ہے۔ اس کام کو چھوٹی کمپنیاں بیڈ ہی نہیں کر سکتی، جب ہم ان کو کام دیں گے تو اگلے 25 سال کے لئے دیں گے اور ہم انہیں اس کے اندر per year کے حساب سے پیسے دیں گے، ہمیں ایشین ڈویلپمنٹ بنک

نے اس کے لئے soft loan hundred billion dollar دینے کا ارادہ کر لیا ہے اور یہ ابھی کنفرم نہیں ہے لیکن انہوں نے اس پر اپنی positive ness دکھائی ہے۔ یہ پراجیکٹ جدھر بنے گا اس کے لئے اگر زمین کی ضرورت ہے تو وہ ہمیں خرید کر دیں گے۔ یہ ایک بہت بڑا کام ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف ہی اس کام کو کر سکتے تھے اس کے لئے اندر capacity میری نہیں تھی یا کسی اور کی نہیں تھی۔ انہوں نے خود اس کو take up کیا، انشاءاللہ اس کام میں next year میں breaking ceremony ہو جائے گی اور یہ پاکستان میں بہت بڑا breakthrough ہو گا۔

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! میرا سوال مختصر سا تھا کہ جب ہم کوئی پراجیکٹ شروع کرتے ہیں تو اس کی مدت کا تعین کیا جاتا ہے۔ یہ منصوبہ دو سالہ ہے یا پانچ سالہ یا دس سالہ ہے میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ یہ منصوبہ 25 سال تک چلتا رہے گا۔ 25 سالہ چھوٹا منصوبہ نہیں ہوتا۔۔۔

جناب سپیکر: جی، یہ منصوبہ آپریشنل کب ہو گا صرف اتنا بتا دیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ اس چیز کو سمجھ نہیں رہے۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے سمجھ نہیں آ رہی، آپ مجھے سمجھائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جب تک آپ کے سامنے اس کی proper study نہ آئے، کیونکہ یہ ایک ایسی different چیز ہے اس کے لئے بہت بڑا ایریا چاہئے ہوتا ہے۔ اس کے اندر ٹریٹمنٹ پلانٹ میں سارا waste اکٹھا ہوتا ہے، یہ بنتا رہتا ہے، یہ ساتھ ساتھ increase ہوتا رہتا ہے۔ یہ منصوبہ 25 سال تک چلتا رہتا ہے، اس کے اندر پلانٹس next year تک نصب ہو جائیں گے اور کام کرنا بھی end of year شروع ہو جائیں گے۔ آپ کو اس کا پتا نہیں 25 سال چلے گا لیکن وہ وقت کے ساتھ ساتھ ان کی expansion ہوتی رہے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، ہم آپ سے expansion کی بات نہیں پوچھ رہے۔ ہم صرف اتنا پوچھ رہے ہیں کہ آپریشنل کب ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ within one year complete ہو کر آپریشنل ہو جائے گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ کیا پوچھنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے جو جواب دیا ہے میں اس میں تھوڑی سی clarity چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ clarity کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پہلے ایک چیز on the floor of the House clear کرنا چاہتا ہوں کیونکہ مجھ سے تھوڑی سی غلطی ہو گئی۔ Not one year اس کو minimum period complete ہونے کے لئے four years چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، کیا یہ پراجیکٹ چار سال کے بعد آپریشنل ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی ہاں! یہ چار سال بعد آپریشنل ہو گا۔

جناب سپیکر: اس سے پہلے نہیں ہو گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی نہیں۔ اب تو گلوبل ویلیج بن چکا ہے۔ آپ ذرا انٹرنیٹ پر بیٹھ کر چیک کر لیں اور اس کو دیکھیں کہ یہ اتنا بڑا breakthrough ہے کہ آپ اس کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ ابھی تو بہت ساری قومیں اس طرف گئی ہی نہیں ہیں۔ آپ کی حکومت پنجاب اس طرف گئی ہے اور اس کو take up کیا ہے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، پوچھیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے ایک پورا نقشہ کھینچا ہے تو بڑے sample ways بھی ہوتے ہیں جب پانی کو clean کیا جاتا ہے۔ اب چار سال تک ہیپاٹائٹس سے لوگ مرتے جائیں گے۔ اس پر اتنا لمبا پلان نہیں چل سکتا بلکہ یہ تو ہنگامی بنیادوں پر ہونا چاہئے۔ ہمارے اپنے ملک میں clean water کے بہت سارے procedures ہیں ان کو ہنگامی بنیاد پر اختیار کر کے لوگوں کو اس موذی امراض سے بچایا جائے ورنہ ہیپاٹائٹس کا مرض ہر دوسرے بندے کو لاحق ہو گا اور لوگوں کو بچانا مشکل ہو گا۔ اس کو serious لیں بجائے اس کے کہ long plans ہوں کیونکہ چار سال تک انتظار نہیں کیا جا سکتا۔ Meanwhile جو اپنے ملکی وسائل ہیں ان کو use کر کے پانی کو clean کیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ نے بالکل صحیح بات کی ہے اسی لئے ہم پورے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بات تو سب ہی صحیح کر رہے ہیں، کون غلط کر رہا ہے؟ (قہقہے)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! بات تو آپ بھی صحیح کر رہے ہیں۔ آپ غلط بات کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، زندگی سے کوئی چیز قیمتی نہیں ہے، آپ کو عوام کے لئے پانی کا بندوبست ضرور کرنا چاہئے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں اور آپ یقین مانیں کہ غریب عوام کی بنیادی ضرورت کو پورا کرنے لئے یہ محکمہ ہی ہے یعنی اس پانی کی ضرورت کے لئے، اس کے چلنے کے لئے ٹف ٹائیلز سے لے کر سیوریج سسٹم تک بنیادی ضروریات یہ محکمہ پوری کرتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے، اسی محکمہ نے low income housing schemes بھی دینی ہیں، غریب لوگوں کو گھر بھی دینے ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں لیکن کیا کوئی بندہ 100 فیصد ساری چیزیں کر سکتا ہے اور کیا یہ دنیا میں ممکن ہیں؟

جناب سپیکر: حضرت! ساری چیزیں تو نہیں کر سکتا لیکن جو زندگی کو بچانے کے لئے تو کچھ کر سکتا ہے وہ تو کرنی چاہئیں۔ پانی سے زیادہ اور کون سی قیمتی چیز ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! حکومت پنجاب اس میں کوئی کمی نہیں چھوڑ رہی۔ ہم نے 30۔ارب روپے اس کے لئے رکھ دیئے ہیں اس سے زیادہ اور کیا ہو؟

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس ڈیپارٹمنٹ کے لئے وقفہ سوالات کا ٹائم دو گھنٹے کر دیں کیونکہ اتنی بڑی بڑی باتوں میں ہمارے سوالات kill ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے نہیں۔ اچھی بات ہو رہی ہے آپ کے فائدے کی بات ہو رہی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب relevant بات کریں، مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کے فائدے کی بات ہو رہی ہے۔ ہم نے آپ کے فائدے کی بات کی ہے۔ اب اگلا سوال نمبر 8769 جناب طارق محمود باجوہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8773 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8779 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔ ان کی request آئی ہے لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال میاں محمد اسلم اقبال کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! سوال نمبر 8792 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: اچھرہ بازار میں سرکاری اراضی واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

*8792: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اچھرہ بازار لاہور میں واسا کا ٹیوب ویل نصب ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ واسا اور متعلقہ ٹی ایم اے کی ملی بھگت سے باقی زمین پر قبضہ ہو چکا ہے؟

(ج) کیا حکومت یہ سرکاری اراضی خالی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ہاں! یہ درست ہے کہ اچھرہ بازار لاہور میں واسا کا ٹیوب ویل نصب ہے

(ب) یہ درست نہیں ہے کیونکہ ٹیوب ویل اور پانی کی ٹینکی واسا کی زمین پر ہے، مزید یہ کہ واسا کی زمین واسا کے زیر استعمال ہے جس پر کسی کا کوئی قبضہ نہیں ہے۔ بقیہ زمین ٹی ایم اے کے زیر استعمال ہے۔ اس پر قبضہ ہونے یا نہ ہونے کے متعلق سوال ٹی ایم اے سے پوچھا جائے۔

(ج) اس سوال کا جواب جز (ب) کے اندر دیا جا چکا ہے۔ واسا کی زمین پر کسی کا قبضہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ واسا کا ٹیوب ویل اور پانی والی ٹینکی کتنے ایریا پر لگائی گئی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں میاں محمد اسلم اقبال کا بہت احترام کرتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: کرنا چاہئے۔۔۔ (قہقہے)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ان کو dishonor نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر: یہ انسان ہی ہیں، یہ معزز ممبر ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ان سے request کروں گا کہ یہ میرے چیمبر میں تشریف لائیں تو میں ان کی عزت افزائی کروں گا، میں ان کو یہاں پر جواب نہیں دے سکتا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ مفاد عامہ کا سوال ہے۔ میری آپ کے توسط سے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو ایک request ہے کہ اس کے اندر جو چیزیں میں نے مانگی ہیں اور جو میں نے کہی ہیں

کیونکہ میں ادھر کا رہائشی ہوں، وہ جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اس ایوان کو brief کرتے ہوئے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں agree کرتا ہوں، میں نے اسی لئے کہا ہے۔

جناب سپیکر: جی، اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جاتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر آپ سوال کمیٹی کو refer کرنا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! مجھے عرض کرنے دیں، میری request ہے، چار سال بعد سوال آیا ہے۔ میری آپ سے request ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آرڈر تو کر دیا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ میری آپ سے request ہے کہ متعلقہ ڈی جی، ایل ڈی اے یہاں پر تشریف رکھتے ہیں، میری request ہو گی کہ آپ اس سوال کے اوپر جو انکوائری ہے، ڈی جی، ایل ڈی اے اس کی انکوائری کر لیں، یہ میری request ہے، اتنا استحقاق تو ہمارا بنتا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ ڈی جی صاحب انکوائری کر لیتے ہیں اور میں پھر سارا جواب پیش کر دوں گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! وہ زبردست آفیسر ہیں۔ مجھے کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر: آپ نہیں چاہتے کہ کمیٹی کو بھیجا جائے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میری request ہے کہ ڈی جی صاحب اس کی انکوائری کر لیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ڈی جی، ایل ڈی اے اس کی انکوائری کر لیں، اس کے بعد میں پھر اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب سپیکر: کتنے دنوں میں آپ اس کا جواب دیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اسی سیشن میں انشاء اللہ اس کا جواب دیں گے، جلد سے جلد، اس کو expedite کرا دیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: اس سوال کو انکوائری کی رپورٹ آنے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب شہزاد منشی کا ہے۔ سوال نمبر بولئے گا۔

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8802 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جوبلی ٹاؤن میں کمرشل ایریا کے پلاٹوں سے متعلقہ تفصیلات

***8802: جناب شہزاد منشی:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) جوبلی ٹاؤن لاہور میں کمرشل ایریا / کمرشل پلاٹوں کے نمبر اور بلاک کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کتنے پلاٹ کمرشل ایریا میں کن کن افراد کو فروخت یا الاٹ کئے گئے ہیں ان کے نام اور پلاٹ نمبر وصول کردہ رقم کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس ٹاؤن میں کتنے افراد نے محکمہ کی ملی بھگت سے غیر قانونی طور پر دکانیں کہاں کہاں بنا رکھی ہیں؟

(د) کیا محکمہ / حکومت اس ٹاؤن میں مختص کمرشل ایریا میں دکانیں حاصل کرنے والے افراد کو وہاں پر کاروبار شروع کرنے کے لئے احکامات دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جوبلی ٹاؤن میں ٹوٹل کمرشل پلاٹ 124 ہیں ان میں سے 55 ایک کنال category کے ہیں اور 69 پلاٹ تین مرلہ Category کے ہیں۔ ٹوٹل Public Utility Sites کے پلاٹ 29 ہیں جن میں 5 School Site, 1 Police Station, 1 Hospital site, 3 College Site, 2 Petrol Pump, 6 Mosque, 1 Joy Land site and 9 Office Buildings ہیں۔

(ب) جوبلی ٹاؤن سکیم میں کمرشل ایریا کے 17 پلاٹوں کو نیلام عام میں فروخت کیا گیا جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کچھ لوگوں نے گھروں کے نقشے پاس کروانے کے بعد Drawing Room اور Porch کو دکانوں میں convert کر لیا ہے جن کے خلاف ایل ڈی اے کی طرف سے باقاعدگی سے سپیشل جوڈیشل مجسٹریٹ کی عدالت میں چلان بھجوائے جا رہے ہیں اور ان کو جرمانے بھی کئے جا رہے ہیں۔

(د) جن افراد کو ایل ڈی اے نے کمرشل پلاٹس الاٹ کئے ہیں وہ نقشہ پاس کروانے کے بعد وہاں تعمیر کر کے جب چاہیں اپنا کاروبار شروع کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب شہزاد منشی: جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے، ٹھیک ہے۔

معزز ممبر: جناب سپیکر! ماشاءاللہ۔

جناب سپیکر: شکریہ، جی۔(قہقہے)

اگلا سوال نمبر 8813 حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8814 بھی حاجی ملک عمر فاروق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8844 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 8849 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*8849: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کب منظور ہوئی؟

(ب) اس سکیم میں اب تک کتنی رہائش گاہیں تعمیر ہو چکی ہیں اور جن لوگوں کو یہ رہائش گاہیں دی جا چکی ہیں، اس کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) اس سکیم پر کل لاگت کا تخمینہ کیا ہے اور اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(د) باقی رہائش گاہیں کب تک مکمل ہو جائیں گی اور اس کی تکمیل میں کیا رکاوٹ ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) 2011 میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ضلع سرگودھا کا پلان بنا۔

(ب) اب تک آٹھ ماڈل ہاؤس تعمیر کئے گئے ہیں، بعدازاں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم کو ناگزیر وجوہات کی بناء پر 2014 میں ختم کر دیا گیا، جس میں عوام کی عدم دلچسپی اور جگہ کا موزوں نہ ہونا کی وجوہات شامل ہیں جس وجہ سے سکیم کی بحالی پر توجہ نہ دی جا سکی،اور اب وہاں پر فی الحال حکومت کا کسی ایسی سکیم کی منصوبہ بندی کا کوئی ارادہ نہیں۔

(ج) اوپر دیئے گئے جواب کی روشنی میں یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

(د) اوپر دیئے گئے جواب کی روشنی میں یہ سوال غیر متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جز (الف) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2011 میں آشیانہ سکیم کا جو پلان بنا تھا وہ کتنے رقبے پر مشتمل تھا اور کیا زمین acquire کر لی گئی تھی جب آٹھ ماڈل ہاؤسز کا پلان دیا گیا نیز کتنے ملازمین نے سرگودھا کی اس سکیم میں پلاٹ لینے کے لئے درخواستیں دیں؟

جناب سپیکر: انہوں نے سارا کچھ تو لکھ دیا ہے اور آپ نے پڑھ بھی لیا ہے۔اب آپ کیا پوچھنا چاہیں گے، بتائیں۔

MISS HINA PERVAIZ BUTT: Mr Speaker! This is not specified in the answer.

یہ چیزیں answer میں specify نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میں ان سے کیا پوچھوں، مجھے بتائیں؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ سکیم کتنے رقبے پر مشتمل تھی اور جب یہ آٹھ ماڈل ہاؤسز کی سکیم دی گئی تو اس کے لئے آپ نے land acquire کر لی تھی یا نہیں اور کتنے ملازمین نے اس سکیم کے لئے درخواستیں دیں؟

جناب سپیکر: جی، ان کو بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس سوال کا theme بالکل change ہو جاتا ہے۔ یہ fresh question بنتا ہے، یہ اگر اس کو

properانداز میں کریں تو اس پر میرا خیال ہے کہ آدھا گھنٹہ لگے گا۔یہ اگر fresh question put کریں اگر یہ والا سوال کر رہی ہیں تو اس پر میں بھرپور اجواب لے کرproperانداز میں once again on the floor of the Houseاس کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: وہ questionتو putکر رہی ہیں، fresh questionدینا نہیں چاہتیں۔آپ کو انہوں نے question putکر دیا ہے، اس کا جواب اگر آپ کے پاس ہے تو وہ بتادیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس وقت اس پر کچھ بھی نہیں بتا سکتا۔

جناب سپیکر: اس پر وہ مطمئن نہیں ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ اگر اس پر مطمئن نہیں ہیں تو یہ جو سوال پوچھ رہی ہیں یہ entirely different trackہے، اس پر پھر fresh questionبنتا ہے۔یہ fresh questionبنتا ہے۔

جناب سپیکر: اسی کے بارے میں وہ پوچھ رہی ہیں اور تو کوئی چیز ان کے پاس نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ اس میں یہ fresh questionبنتا ہے۔

جناب سپیکر: میں نہیں سمجھتا کہ یہ fresh questionبنتا ہے، پھر آپ کیا کہیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ویسے اصل حقیقت، میں اگر اس میں بتاؤں تو اس سکیم کو ہی ہم نے drop outکر کے ختم کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے دیکھ لیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جی ہاں! اب اس چیز کا میں کیا کہوں کہ جب اس سکیم کو ہی ہم نے ختم کر دیا ہے تو میں پھر اس چیز کا کیا جواب دوں؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ بھی اس کو چھوڑ دیں۔(قہقہے)

انہوں نے سکیم ہی جب ختم کر دی ہے تو پھر آپ کیا کریں گے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، بہتر لیکن اس پر میں fresh question کیا دوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اس پر کیا جواب دوں؟

جناب سپیکر: پھر fresh question دے دیں اور اس میں اگر آپ اور کوئی چیز پوچھنا چاہیں گی تو ضرور پوچھیں کہ اس میں کتنا پیسا ضائع ہوا۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ سکیم ختم ہو چکی ہے لیکن میں اس میں یہاں پر on the floor of the House ایک چیز assure کر رہا ہوں کہ ایک روپیہ بھی ضائع نہیں ہو رہا، اس سکیم کے اندر بہت ساری انٹرنیشنل کمپنیز بھی آ رہی ہیں اور جب وہ بنے گا تو state of the art بنے گا۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، میرے خیال میں اب آپ اس کو چھوڑ دیں۔ میں نے اس سوال کو dispose of کر دیا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! وہ ایک fresh question دے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑیں، بس چھوڑ دیں، fresh question وہ اپنی مرضی سے دیں گے۔ میں تو ان کو نہیں روک سکتا۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: ان کو سوال نمبر تو بولنے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: No Please. منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، سوال نمبر بولئے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ آپ کی مہربانی کی وجہ سے اس سوال کا وقت آ گیا ہے، ورنہ میں سمجھتا تھا کہ یہ فارغ ہی ہو گیا ہے کیونکہ آخر میں یہ سوال تھا۔ میرا سوال نمبر 8862 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال شہر میں سیوریج اور پی پی۔222 میں سیوریج کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

*8862: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال شہر کے کتنے علاقوں میں سال 15-2014 اور 16-2015 میں نیا سیوریج ڈالا گیا مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) تحصیل ساہیوال حلقہ پی پی۔222 کے دیہات / علاقے جن میں سیوریج سسٹم موجود نہ ہے ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں اور ان دیہات میں کب تک سیوریج دینے کا ارادہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال شہر کا سیوریج سسٹم پرانا اور ضروریات کے لئے ناکافی ہونے کی وجہ سے اکثر بند رہتا ہے کیا حکومت re-facilitation کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) کیا حکومت ساہیوال شہر اور اس کے گرد و نواح کے علاقوں میں پرانے سیوریج سسٹم کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ ساہیوال سٹی کے سیوریج کا ڈسپوزل سیوریج کا ہے جس کی مونسپل کارپوریشن پرسان حال نہ ہے گندے پانی نے عوام کی زندگیوں کو اجیرن کر دیا ہے کیا اس کا تدارک کیا جا رہا ہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ساہیوال شہر میں سال 15۔2014 اور سال 16۔2015 میں ایک ایک سیوریج سسٹم بچھانے کا منصوبہ مکمل کیا گیا جن کی تفصیل one page note کی صورت میں (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ان منصوبوں کی تکمیل کے بعد ساہیوال شہر کے شمالی علاقے جیسے کہ محمدیہ ٹاؤن، جواد ٹاؤن، شادمان ٹاؤن، فیصل ٹاؤن، پاک ایونیو کالونی، حبیب ٹاؤن، کوٹ خادم علی شاہ، گنج شکر کالونی، مدینہ ٹاؤن، فرید ٹاؤن کا شمالی

علاقہ، محمد پور روڈ کے ساتھ تمام آبادیاں،اڈہ89/6-R اور چک نمبر89/6-R کو سیوریج کی سہولت حاصل ہو گئی ہے۔

(ب) تحصیل ساہیوال حلقہ پی پی۔222 میں کل99 دیہات ہیں جن میں سے پندرہ دیہاتوں میں سیوریج / ڈرینج سسٹم موجود ہے تفصیل (Annex-B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جبکہ باقی84 دیہاتوں میں جزوی طور پر ڈرینج سسٹم موجود ہے۔تاہم ان دیہاتوں میں حکومت ترجیحی بنیادوں پر سیوریج / ڈرینج سسٹم دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ ساہیوال شہر کا سیوریج سسٹم پرانا اور ضروریات کے لئے ناکافی ہے۔تاہم کبھی کبھار کوئی نہ کوئی بندش ہو جاتی ہے جو کہ معمول کا عمل ہے۔حکومت ساہیوال شہر کے سیوریج سسٹم کو مزید بڑھانا چاہتی ہے۔

(د) ساہیوال شہر اور اس کے گردونواح کے علاقوں مثلاً چک نمبر94/6-R اور چک نمبر87/6-R میں پرانا سیوریج سسٹم موجود ہے۔جن کو گاؤں کی user کمیٹیاں چلا رہی ہیں۔تاہم حکومت ان علاقوں میں نیا سیوریج سسٹم ڈالنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ہ) یہ درست نہ ہے۔ساہیوال شہر کے شمالی حصے کے تین ڈسپوزل 86/6-R،93/6-R اور کچا نور شاہ روڈ پر واقع ہیں جن کی دیکھ بھال میونسپل کارپوریشن کر رہی ہے اور اچھے طریقے سے چلا رہی ہے۔تاہم ان دنوں بجلی کی طویل بندش کی وجہ سے کچھ مسائل در پیش آرہے ہیں۔

لوڈشیڈنگ کے دوران گندے پانی کو گلیوں میں پھیلنے سے روکنے کے لئے تمام ڈسپوزل سٹیشنز پر ڈیزل جنریٹر موجود ہیں جن کی مدد سے یہ مسلہ حل کرنے کی ہمہ وقت کوشش کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):جناب سپیکر! جز (الف) میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں ڈیپارٹمنٹ نے بتایا ہے کہ ساہیوال شہر میں15-2014 اور16-2015 میں ایک سیوریج سسٹم بچھانے کا منصوبہ مکمل کیا گیا۔اس منصوبے کی وجہ سے ساہیوال شہر کے علاقوں کا نام بھی لکھ دیا ہے،اس جواب کے مطابق انہوں نے بہت اچھا کام کیا ہے،اب منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ اس کا ڈسپوزل کہاں پر کیا

ہے، کیاوہ ورکنگ میں ہے ؟انہوں نے ساہیوال شہر کا جو گند تھاوہ ہمارے دیہاتوں میں ہمارے سروں پر لاکر رکھ دیاہے اوراس میں ڈسپوزل کا کوئی پرسان حال ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی،اب بتائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ میں 2002 کی اسمبلی سے ابھی تک الحمد للہ ساری اسمبلیوں میں آیا ہوں، زندگی میں، میں الحمد للہ منسٹر بھی ساری اسمبلیوں میں رہا ہوں، میں نے پہلی دفعہ اکیس سوالوں کے جواب دیئے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: شاباش۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جتنے جواب تھے وہ سارے آج چلے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ میں نے اس کے اوپر کل enquire کیا، میرے پاس جب سوال آتے ہیں تو میں اس پر ایسا ضرور کرتا ہوں کہ میں اس چیز کو موقع پر concerned آدمی سے اور ایک اور اپنا آدمی بھیج کر چیک کرواتا ہوتا ہوں۔ میں کبھی غلط بیانی کے حق میں نہیں ہوتا اور on the floor of the House ویسے بھی بحیثیت مسلمان سچ بولنا چاہیے۔ ان کا یہ جو سوال تھا میں نے ان سے بات بھی کی تھی اور promised I میں نے ان کو کہا کہ ان کا وہاں پر تھوڑا سا مسئلہ تھا لیکن میں یہاں پر ایک چیز ایوان میں بتانا چاہتا ہوں کہ جو ہاؤسنگ ڈیپارٹمنٹ ہے وہ کسی چیز کو plan کرتا ہے، اس کو بناتا ہے اور بنانے کے بعد آگے دے دیتا ہے لیکن میں نے بحیثیت وزیر ہاؤسنگ ایک تجویز دی ہے کہ جب یہ ڈیپارٹمنٹ ایک چیز بنائے تو کم از کم تین سال اسے چلائے اگلے بندوں کو trained کرے اور پھر handover کرے۔ ہم کروڑوں روپے کی سکیمیں بناکر آگے ٹی ایم ایز کو دیتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں، ہمارے پاس بندے نہیں ہیں۔ سکیم بالکل ٹھیک بنتی ہے لیکن اگر اس کا آپریٹر سوئچ آن نہیں کرے گا تو اس کی نکاسی کیسے ہو گی ؟اگر آپریٹر سوئچ آن کرنے کے بعد off نہیں کرے گا تو موٹر جل جائے گی۔ بارش ہورہی ہے اور وہ take care نہیں کر رہا تب بھی کام خراب ہے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا اب آخری سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ایک اور سوال بھی باقی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں شوگر کا مریض ہوں اب مجھ میں ہمت نہیں ہے، پھر میں کہیں اور جاتا ہوں۔ میں نے اکیس سوالوں کے جوابات دے دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو ابھی بتاؤں گا ایک سوال ابھی باقی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں آپ کا خادم ہوں۔ اگر آپ اس سوال کو pending کرنا چاہیں تو pending کر لیں لیکن میں make sure کرا رہا ہوں کہ میں نے ہر حال میں ان کا problem حل کرنا ہے چونکہ میں نے ان سے promise کیا ہے اور میں نے ایکسیئن سے کہہ دیا ہے اور وہ رات سے صفائی کروا رہا ہے بے شک ہمارے ذمہ نہیں تھا لیکن ہم نے اپنے ذمہ لیا ہے چونکہ میں نے ان سے promise کیا ہے اور میں اسے نبھاؤں گا انشاء اللہ ان کا معاملہ حل کروں گا۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ feasibility reports بنا کر لائیں تو ہم ان کو help out بھی کریں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر: مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی آپ نے اس پر کوئی اور بات بھی کرنی ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): ملک صاحب! اب بس کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کی محبت اور پیار کی وجہ سے ادھر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس ڈیپارٹمنٹ کی PHED abbreviation ہے آپ صرف اس سکیم کو دیکھ لیں کہ اس پر 204 ملین روپے لگے ہیں میرے خیال میں یہ 20 کروڑ روپے سے زیادہ بنتے ہیں۔ عوام کے ٹیکسوں سے جمع شدہ 20 کروڑ روپے سے زائد رقم حکومت پنجاب نے مہیا کی لیکن یہ ناقص ترین سکیم بنائی گئی ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! فاضل ممبر حقیقت کہہ رہے ہوں گے لیکن جب تک میں enquire نہ کروں اس وقت تک کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے ان سے promise کر لیا ہے اس لئے میں اسے enquire کروں گا اور اگر اس میں involvement ہے تو وہ ایکسیئن معطل ہو گا اور باقاعدہ کارروائی بھی کی جائے گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ہر حال میں آپ کا حکم obey کرنا ہے۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں نے ہر حال میں آپ کا حکم obey کرنا ہے اگر آپ کہتے ہیں تو میں ابھی بیٹھ جاتا ہوں۔ منسٹر صاحب نے درست فرمایا ہے ان کی مہربانی ہے یہ پیار بھی بڑا کرتے ہیں on the floor of the House commitment بھی کر لیتے ہیں ہم ان کو obey بھی کرتے ہیں۔ میں باہر نہیں جاتا بلکہ میرے حلقہ 222 کی بدقسمتی ہے کہ جسے آپ 222 فرماتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ 222 نہیں ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکٹ): جناب سپیکر! الحمد للہ وہ 222 ہے۔

جناب سپیکر: اچھا جی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بدقسمتی یہ ہوئی کہ delimitation میں چار گاؤں جن میں R/936، R/946، R/956 اور R/896 کو میٹروپولیٹن کارپوریشن میں شامل کر دیا گیا لیکن اب میٹروپولیٹن کارپوریشن والے کہتے ہیں کہ آپ گاؤں میں ہیں اور disposal ہمارے سروں پر ہے پورے شہر کا گند ہم برداشت کرتے ہیں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! معزز ممبر صحیح بات کر رہے ہیں لیکن میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ میں آپ کا مسئلہ حل کراؤں گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سے commit کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سانوں روتے لین دیو۔

جناب سپیکر: جب آپ کا مسئلہ حل ہو رہا ہے اور آپ کو خوشی مل رہی ہے تو پھر رونے کیسے دوں؟ بڑی مہربانی۔ جی، وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں صرف اتنا کہنا چاہوں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ آپ کی بات مان گئے ہیں۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: عمر فاروق ملک!آپ تشریف رکھیں۔ ملک ارشد صاحب! please have your seat.اب آپ اس بات کو چھوڑ دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!منسٹر صاحب نے اسی floor پر فرمایا تھا کہ اسی سال دسمبر تک ہمارے صاف پانی کا پراجیکٹ لگ جائے گا لیکن ابھی تک نہیں لگا۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ادھر کی بات چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!انہوں نے فرمایا تھا اس لئے اب بتادیں کہ اس پر مزید کتنا ٹائم لگے گا؟زمینداروں کی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں۔آج صبح طاہر مسعود ملک چیئرمین سے بات ہوئی ہے وہاں کی عوام رو رہی ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ آپ کا مسئلہ حل کرائیں گے۔ بڑی مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!اس سوال کو pending کر دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! آپ اس سوال کو pending کر دیں میں انہیں satisfy کروں گا۔

جناب سپیکر: جی،اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جی، محترمہ نگہت شیخ!آپ کا سوال ہے اور میں آپ سے commit کر چکا تھا۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر!سوال نمبر 8172 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گڑھی شاہو چوک کی توسیع کا معاملہ

*8172: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گڑھی شاہو چوک میں ٹریفک کا شدید دباؤ ہونے کی وجہ سے اکثر و بیشتر ٹریفک جام رہتی ہے جس سے لوگوں کو آمد و رفت میں شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ب) کیا حکومت آزادی چوک لاہور کی طرح گڑھی شاہو چوک کو بھی توسیع دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بوجہ تعمیر اورنج لائن ٹرین جی ٹی روڈ کی ٹریفک علامہ اقبال ٹاؤن روڈ کو متبادل راستہ کے طور پر استعمال کرتی ہے جس کی وجہ سے گڑھی شاہو چوک پر ٹریفک کا دباؤ زیادہ ہے البتہ اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کے بعد یہ دباؤ کم ہو جائے گا۔

(ب) حکومت گڑھی شاہو چوک کی توسیع کا فی الحال کوئی ارادہ نہیں رکھتی کیونکہ موجودہ چوک میں ٹریفک کا دباؤ اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کی وجہ سے ہے جو تعمیر کے بعد کم ہو جائے گا البتہ چوک میں ٹریفک سگنلز کی بہتر مینجمنٹ سے اس کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ علاوہ ازیں حکومت اگلے مالی سال میں گڑھی شاہو فلائی اوور کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے گڑھی شاہو علامہ اقبال روڈ کے متعلق سوال کیا تھا میرا پہلا ضمنی سوال تو یہ ہے کہ منسٹر صاحب ذرا یہ بتا دیں کہ علامہ اقبال روڈ کس سال تعمیر ہوئی اور اورنج لائن ٹرین کا منصوبہ کس سال شروع ہوا؟

جناب سپیکر: آپ کیا چاہتی ہیں؟ وہ تعمیر تو ہو گئی اب آپ جو پوچھنا چاہتی ہیں وہ پوچھیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں یہی پوچھ رہی ہوں چونکہ انہوں نے یہ جواب دیا ہے کہ اورنج لائن ٹرین کی تعمیر کی وجہ سے ٹریفک کا دباؤ ہے جبکہ یہ بالکل غلط ہے کیونکہ اورنج لائن ٹرین اب تعمیر ہونا شروع ہوئی ہے اور وہاں علامہ اقبال روڈ گڑھی شاہو چوک پر شروع سے ہی ٹریفک کے بڑے مسائل ہیں اور یہ غلط جواب ہے میں اس لئے پوچھ رہی ہوں لہٰذا منسٹر صاحب بتا دیں کہ یہ کس سال میں شروع ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اتنے سوالوں کے جواب دے چکا ہوں میں اس دفعہ ایک شرط پر اس سوال کا جواب دوں گا۔

جناب سپیکر: جی، کیا کہا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں تھوڑی سی گستاخی کر رہا ہوں، ہر بندے کو اپنی عزت پیاری ہوتی ہے۔ ہر شخص کو اپنی عزت پیاری ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: بے شک، بے شک۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں اپنی زندگی میں خدا کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں کہ چھ سال ہو گئے ہیں میں نے کبھی کسی غیر پر نظر اٹھا کر نہیں دیکھی۔

جناب سپیکر: کیا ہوا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پچھلی دفعہ ٹی وی کے اندر اتنا چلا ہوں یقین مانیں کہ میں شرمندگی سے اپنے گھر میں بھی ٹی وی بند کر کے بیٹھتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟ یہ آپ کی بہنیں ہیں اور آپ بھائی ہیں۔ آپ ایسے کیا کر رہے ہیں؟ آپ اس بات کو چھوڑیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں نے آج تک on the floor of the Hose بھی کبھی نظر اٹھا کر نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر: چھوڑیں۔ آپ برخوردار ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں شرمندگی سے اپنے گھر میں بھی ٹی وی بند کر کے بیٹھا رہا۔

جناب سپیکر: جنہوں نے کیا ہے آپ ان پر blame کر سکتے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! وہاں پر میرے درس چل رہے ہیں، عورتوں کے درس چل رہے ہیں، میں ان بیٹیوں کے سامنے شرمندہ ہو گیا ہوں۔

جناب سپیکر: کسی کا بھی ulterior motive نہیں ہے۔اس میں کسی کا بھی ulterior motive نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ آپ کا کوئی ulterior motive نہیں تھا۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! مہربانی، شکریہ

جناب سپیکر: آپ محترمہ کے سوال کا جواب دیں۔آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میری بہن نے سوال اٹھایا ہے تو میں ان کو غلط نہیں بتاؤں گا لیکن لاہور میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے پاس ایک ماسٹر پلاننگ ہے۔ ماسٹر پلاننگ کے تحت ہی ساری چیزیں چلتی ہیں اور آج وہ میرے پاس آئے ہوئے تھے اور میں ان سے پوچھ بھی رہا تھا۔ ہم ابھی بھی سمجھ رہے ہیں کہ اورنج لائن ٹرین کی وجہ سے یہاں پر لوڈ ہے اگر فرض کریں اورنج لائن ٹرین بن جاتی ہے اور پھر بھی لوڈ ہوتا ہے تو ہم نے یہاں پر overhead propose کیا ہوا ہے۔ ہم نے یہاں پر دو overhead propose کئے ہوئے ہیں اس ماسٹر پلاننگ کے ممبران جس proposal کو بہتر سمجھتے ہیں within six months of time overhead بن جائے گا۔ شکریہ

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال منسٹر صاحب کی ذات یا ان کے کردار کے حوالے سے نہیں تھا بلکہ سوال سے related سوال تھا جس پر انہوں نے ایوان میں اپنا character certificate پیش کرنا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر: کیا یہ آپ کے لئے مناسب ہے؟ کیا آپ کی یہ بات مناسب ہے؟

(اس مرحلہ پر وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ایوان سے باہر جانے لگے)

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کدھر جا رہے ہیں؟ آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں میں نے تو کوئی بات ہی نہیں کی بلکہ میں نے تو سوال پر ضمنی سوال کیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے آپ کے سوال کا جواب دے دیا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں اس پر مزید ایک ضمنی سوال پوچھنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ذرا جلدی سے پوچھ لیں۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ علامہ اقبال روڈ سے جب سٹیشن کی طرف جاتے ہیں تو گڑھی شاہو چوک پر ٹریفک بلاک رہتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہاں پر اوور ہیڈ برج بنانے کا منصوبہ زیر غور ہے اور جب یہ اوور ہیڈ برج بن جائے گا تو پھر ٹریفک کے مسائل حل ہو جائیں گے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! وہاں پر اوور ہیڈ برج بنانے کا منصوبہ تو پچھلے دس پندرہ سالوں سے زیر غور ہے۔

جناب سپیکر: تمام سوالات ختم ہو گئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! میں جناب احسن ریاض فتیانہ کے ایک سوال کا جواب پیش کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جناب احسن ریاض فتیانہ تو اس وقت تشریف نہیں رکھتے لیکن آپ ان کے سوال کا جواب دے دیں تاکہ اس سوال کو dispose of کیا جا سکے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مال (محترمہ نازیہ راحیل): جناب سپیکر! مسٹر طارق زمان گریڈ 17 کے آفیسر ہیں اور Environment Department ان کا parent department ہے۔ جناب احسن ریاض فتیانہ نے ان کے بارے میں سوال کیا تھا کہ اس آفیسر کی اب posting کہاں ہے؟ 2013 میں ان کو DCO کے پاس بطور PSO تعینات کیا گیا تھا لیکن after the promulgation of the Local Government Act 2013 ان کو ان کے parent department میں واپس بھجوا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! میرے تین سوالات آپ نے dispose of کر دیئے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ موجود نہیں تھے اس لئے یہ سوالات dispose of کر دیئے گئے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

چنیوٹ: پی پی۔73 کی پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیم کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*8437: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا حکومت ایسی آبادی جو کسی فرد / جماعت کی پرائیویٹ سکیم ہو اور اس کی ملکیت ہو، اس کی مکمل اراضی حکومت کے نام منتقل بھی نہ کی گئی ہو اس میں سیوریج یا کسی دیگر عنوان سے پھر گرانٹ دے سکتی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چناب نگر ضلع چنیوٹ کی 1034 ایکڑ زمین قادیانی جماعت کی ذاتی زمین ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2008 تا 2016 چنیوٹ پی پی۔73 کے حلقہ میں 12 یونین کونسلز کو کل 40 کروڑ روپے دیئے گئے ہیں اور بجٹ برائے سال 17-2016 میں چناب نگر کی صرف دو یونین کونسلز کے لئے 73 کروڑ روپے مختص کر دیئے گئے ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کس قاعدہ اور قانون کے تحت چناب نگر کی پرائیویٹ آبادی کو 73 کروڑ کی گرانٹ دی گئی ہے نیز اس قسم کی گرانٹ حکومت بحریہ ٹاؤن، فضائیہ کالونی اور دیگر پرائیویٹ سوسائٹیز کو بھی دے سکتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے پاس کسی فرد یا جماعت کی پرائیویٹ زمین کا ریکارڈ موجود نہ ہے۔

حکومتِ پاکستان Sustainable Development Goals(SDGs) کے ذریعے پاکستان کے ہر شہری کو پینے کا صاف پانی اور نکاسی آب کی بنیادی سہولیات دینے کی پابند ہے۔ اسی وجہ سے حکومتِ پنجاب ترجیحی بنیادوں پر پینے کے پانی اور نکاسی آب کے منصوبے مکمل کر رہی ہے۔

حکومتِ پنجاب اپنے قواعد و ضوابط کو مدنظر رکھتے ہوئے عوام کی سہولت کے لئے جہاں مناسب سمجھے فنڈز کا اجراء کر سکتی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) جی!یہ درست نہ ہے محکمہ PHE کو 2008 تا 2011 چنیوٹ کے حلقہ پی پی۔73 کی یونین کونسل 12 کے لئے محکمہ PHE کو 40 کروڑ روپے نہ دیئے گئے ہیں۔ سال 13-2012 میں ایکسٹینشن ری ہیبلیٹیشن سیوریج سکیم چنیوٹ سٹی تخمینہ تقریباً 20 کروڑ روپے اور دوسری نیوار بن سیوریج سکیم فتح آباد، رشیدیہ، عثمان آباد، پیرس روڈ، معظم شاہ، سہیل شاہ، باقی وال، راجن مقصود آباد، عالی، عیدگاہ ضلع چنیوٹ وغیرہ سال 15-2014 میں تقریباً 20 کروڑ روپے میں حکومت پنجاب کی طرف سے منظور کی گئی جبکہ سال 16-2015 کو چناب نگر میں محکمہ PHE کی وساطت سے پہلی مرتبہ 73 کروڑ روپے کی سیوریج سکیم منظور کی گئی جس پر تاحال کل تین کروڑ روپے فنڈز کا اجراء ہوا ہے اور کام جاری ہے۔

(د) حکومت پنجاب اپنے قواعد و قوانین کے تناظر میں جہاں مناسب سمجھے فنڈز کا اجراء کر سکتی ہے اس ضمن میں محکمہ ہذا کا کوئی متعین کردار نہیں ہوتا ہے۔

میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

*8769: جناب طارق محمود باجوہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں واٹر سپلائی کے لئے کتنے ٹیوب ویل خراب اور کتنے چل رہے ہیں؟

(ب) اس کمیٹی کے کتنے فیصد لوگوں کو پینے کے لئے صاف پانی مل رہا ہے؟

(ج) تحصیل سانگلہ ہل میں واٹر سپلائی کی کتنی سکیمیں فنکشنل اور کتنی نان فنکشنل ہیں؟

(د) یہ سکیم کس کس گاؤں میں کب مکمل کی گئی تھی؟

(ہ) جس گاؤں میں واٹر سپلائی سکیم مکمل ہو چکی ہے اس گاؤں میں کتنے لوگوں کو پانی کے کنکشن دیئے گئے ہیں؟

وزیرہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) محکمہ پبلک ہیلتھ نے 07۔2004 میں میونسپل کمیٹی سانگلہ ہل میں چھ عدد ٹیوب ویل لگائے جو کہ واپڈا کے کنکشن منقطع ہونے سے نان فنکشنل حالت میں ہیں۔

(ب) واٹر سپلائی سکیم سانگلہ ہل جون 2007 میں مکمل ہوئی اور فنکشنل حالت میں ٹی ایم اے سانگلہ ہل کو مورخہ 2010۔09۔22 حوالے کر دی گئی۔ اُس وقت 80 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مل رہا تھا۔اس وقت لوگ اپنی مدد آپ کے تحت صاف پانی باہر سے لے کر آتے ہیں۔

(ج) تحصیل سانگلہ ہل میں کل دس واٹر سپلائی سکیمیں ہیں۔ پانچ چالو حالت میں اور پانچ بند حالت میں ہیں۔

فنکشنل سکیمیں:

اقبال ٹاؤن:

1۔ چک نمبر43/RB(کوٹلہ)
2۔ چک نمبر46/RB(چیٹھے)
3۔ چک نمبر117/RB(چھور کوٹلی)
4۔ چک نمبر113/RB(بدوملی)
5۔ چک نمبر112/RB(علی آباد)

نان فنکشنل سکیمیں:

1۔ لنگووال
2۔ مڑھ بلوچاں
3۔ چک نمبر42/RB
4۔ چک نمبر114/RB(گل چک)
5۔ سانگلہ ہل سٹی

(د)

	گاؤں اور سکیم کا نام	جس سال مکمل ہوئی
1۔	چک نمبر43/RB(کوٹلہ)	2006
2۔	چک نمبر46/RB(چیٹھے)	2004
3۔	چک نمبر117/RB(کوٹلی)	1985
4۔	چک نمبر113/RB(بدوملی)	1999
5۔	چک نمبر112/RB(علی آباد)	1999
6۔	سانگلہ ہل سٹی	2007
7۔	لنگووال	1999
8۔	مڑھ بلوچاں	1985
9۔	چک نمبر42/RB	2006
10۔	چک نمبر144/RB(گل چک)	2011

(ہ)

	چالو حالت میں سکیموں کے نام	کنکشن کی تعداد
1۔	چک نمبر43/RB(کوٹلہ)	107
2۔	چک نمبر46/RB(چھٹے)	235
3۔	چک نمبر117/RB(کوٹلی)	326
4۔	چک113/RB(بدوملی)	95
5۔	چک نمبر112/RB(علی آباد)	119

نوٹ: تمام کنکشن فنکشنل حالت میں ہیں۔

راولپنڈی شہر میں پینے کے صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8773: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) راولپنڈی شہر میں کتنی ایسی یونین کونسلیں ہیں جن میں پینے کے پانی کے پائپ ناکارہ ہو چکے ہیں یا اپنی میعاد پوری کر چکے ہیں اور ان کو ابھی تبدیل نہ کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ب) راولپنڈی شہر میں حکومت صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) راولپنڈی شہر میں1920 سے لے کر آج تک مختلف ادوار میں پینے کے صاف پانی کی پائپ لائنیں بچھائی گئی ہیں جو وقت کے ساتھ ساتھ اپنی عمر پوری کر رہی ہیں۔ راول ٹاؤن کی ہر یونین کونسل میں کچھ گلیوں کی پائپ لائنیں وقت کے ساتھ اپنی میعاد پوری کر رہی ہیں ان لائنوں کو نہ صرف واسا اپنے ذرائع سے تبدیل کر رہا ہے بلکہ حکومت پنجاب گیسٹر و پراجیکٹ کے تحت تبدیل کر رہی ہے۔ اس کا فیز۔I مکمل ہو چکا ہے جس کے تحت50 کلو میٹر لائنیں تبدیل کر دی گئی ہیں اور فیز۔II پر کام شروع ہو چکا ہے جس میں مزید100 کلو میٹر لائنیں تبدیل کی جائیں گی۔

(ب) حکومت پنجاب نے شہریوں کو صاف پانی مہیا کرنے کے لئے مختلف منصوبے شروع کئے ہوئے ہیں جس میں راول ٹاؤن میں30 نئے فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب اور30 ٹیوب ویلوں

کی تنصیب کا کام جاری ہے۔اس کے علاوہ پرانی لائینوں کو تبدیل کرنے کے لئے گیسٹر و فیز۔II کا منصوبہ بھی جاری ہے۔

ضلع راولپنڈی میں صاف پانی سے متعلقہ تفصیلات

*8813: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:–

(الف) ضلع راولپنڈی میں گزشتہ دو سال کے دوران کن کن علاقہ جات کو صاف پانی فراہم کیا گیا؟

(ب) مذکورہ ضلع کی کتنی آبادیوں کو اس وقت صاف پانی فراہم کیا جا رہا ہے؟

(ج) مذکورہ ضلع میں ابھی تک کتنے فیصد لوگ صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ضلع راولپنڈی میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے زیرِ تحت علاقوں میں گزشتہ دو سالوں 15۔2014 اور 16۔2015 میں مندرجہ ذیل علاقہ جات کو پانی کی سہولت فراہم کی گئی۔

سال 15۔2014

1۔ اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا۔
2۔ بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر
3۔ بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر مسوٹ سورس
4۔ بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر کھنی تاک سورس
5۔ بحالی و مرمت GST مری شہر کشمیر پوائنٹ
6۔ بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر دھر جاوا سورس
7۔ رورل واٹر سپلائی سکیم دھمیال
8۔ بحالی و مرمت رورل واٹر سپلائی سکیم باگڑا سیداں مجاہد
9۔ رورل واٹر سپلائی سکیم نرالی کسوال تحصیل گوجر خان
10۔ واٹر سپلائی سکیم کلر سیداں
11۔ رورل واٹر سپلائی سکیم جیون کالونی ڈھوک للیال
12۔ واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم قاسم آباد
13۔ واٹر سپلائی سکیم علامہ اقبال کالونی
14۔ واٹر سپلائی سکیم اعوان ٹاؤن قاسم آباد
15۔ واٹر سپلائی سکیم بوکرہ
16۔ واٹر سپلائی سکیم چشتیہ آباد
17۔ واٹر سپلائی سکیم ڈھوک گجراں۔

سال 16۔2015

1۔ بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر کھنی تاک سورس
2۔ اربن واٹر سپلائی سکیم ٹیکسلا
3۔ بحالی و مرمت واٹر سپلائی سکیم مری شہر
4۔ واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم قاسم آباد
5۔ واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم قاسم آباد
6۔ واٹر سپلائی سکیم بوکرہ
7۔ واٹر سپلائی سکیم ڈھوک گجراں
8۔ رورل واٹر سپلائی سکیم دھمیال
9۔ واٹر سپلائی سکیم فضائیہ ہاؤسنگ کالونی
10۔ رورل واٹر سپلائی سکیم بلاول
11۔ رورل واٹر سپلائی سکیم بھون تحصیل کہوٹہ

واسا راولپنڈی

واسا راولپنڈی نے گزشتہ دو سال کے دوران راول ٹاؤن کی 46 یونین کونسلوں اور پوٹھوہار ٹاؤن کی 15 یونین کونسلوں کو صاف پانی فراہم کیا گیا۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی نے ضلع راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں واٹر کوالٹی سروے مکمل کر لیا ہے اور 2600 واٹر سیمپلز کی بنیاد پر GIS میپنگ بھی مکمل کر لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ منصوبہ جات کے تخمینے، سہولت سنٹرز / واٹر فلٹریشن پلانٹس کے لئے جگہ کا تعین اور گاؤں کی سطح پر صاف پانی کی تنظیمیں تشکیل دی جاچکی ہیں۔

(ب) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ

ضلع راولپنڈی کے 206 دیہات اور اُن سے ملحقہ آبادیوں کے لوگوں کو محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی مکمل کردہ واٹر سپلائی سکیموں سے پانی فراہم کیا جارہا ہے جبکہ اربن علاقوں میں واسا راولپنڈی اور ٹی ایم ای پانی فراہم کرتا ہے جبکہ کنٹونمنٹ ایریا میں کنٹونمنٹ بورڈ پانی مہیا کرتا ہے۔

واسا راولپنڈی

راولپنڈی شہر کے راول ٹاؤن اور پوٹھوار ٹاؤن کو صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی کے منصوبہ جات کے نفاذ سے ضلع راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں 1300 گاؤں اور دیہات کے تقریباً 21 لاکھ افراد پینے کے صاف پانی کی سہولت سے مستفید ہوں گے۔

(ج) چیف انجینئر (نارتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ ضلع راولپنڈی میں ابھی تک 60 فیصد لوگ صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔

واسا راولپنڈی

راولپنڈی شہر کے 5 فیصد لوگ صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں اور یہ علاقے پوٹھوہار ٹاؤن کی 15 یونین کونسلوں میں واقع ہیں۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

اس وقت راولپنڈی کے دیہی علاقوں میں 64 فیصد لوگ پینے کے صاف پانی کی سہولت سے محروم ہیں۔

راولپنڈی میں غیر قانونی پلازوں سے متعلقہ تفصیلات

*8814: حاجی ملک عمر فاروق: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا راولپنڈی شہر میں غیر قانونی پلازے موجود ہیں اگر ہاں تو ان کی تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) راولپنڈی شہر میں پلازوں کی تعمیر سے پہلے کن کن اداروں سے این او سیز درکار ہوتے ہیں؟

(ج) حکومت غیر قانونی پلازوں کے خلاف کیا کارروائی کر رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) راولپنڈی ترقیاتی ادارہ کی شہر میں 13 ہاؤسنگ سکیمز ہیں جن میں چھوٹے بڑے 25 غیر قانونی پلازہ / شاپ مارکیٹ (کمرشل تعمیرات) کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ان غیر قانونی پلازوں کے خلاف قانونی کارروائی عمل پذیر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ باقی شہر کا کنٹرول راولپنڈی میونسپل کارپوریشن کے پاس ہے۔

(ب) جن اداروں کے این او سی برائے تعمیر پلازہ درکار ہیں۔ ان کی تفصیل یہ ہے:

دو کنال سے کم رقبہ اور 38 فٹ اونچائی تک کے لئے: ریسکیو 1122، سول ڈیفنس

دو کنال اور زائد رقبہ پلاٹ اور 38 فٹ سے زائد اونچائی کے لئے: ریسکیو 1122، سول ڈیفنس، EPA

(ج) غیر قانونی پلازوں کے خلاف پنجاب ڈویلپمنٹ آف سیٹیز ایکٹ 1976 اور آر ڈی اے بلڈنگ اور زوننگ ریگولیشن 2007 کے تحت قانونی کارروائی محکمہ آر ڈی اے میں روبہ عمل ہے۔

سرگودھا میں عوام الناس کے لئے پارک بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*8844: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر میں مرد و خواتین کے لئے کوئی پارک یا سیر گاہ نہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرگودھا میں میلہ منڈی گراؤنڈ کا وسیع رقبہ موجود ہے کیا حکومت اس میں مرد و خواتین کے لئے پارک بنانے کو تیار ہے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کیونکہ سرگودھا شہر میں مردو خواتین کے لئے مندرجہ ذیل پارک / تفریح گاہیں موجود ہیں اور ان کو (PHA) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر و دیگر ویلفیئر ایسوسی ایشن دیکھ بھال کر رہے ہیں۔

1۔ کمپنی باغ
2۔ عید گاہ پارک
3۔ بے نظیر پارک
4۔ رحمت العالمین پارک
5۔ ٹاہلی چوک نیو سیٹلائٹ ٹاؤن
6۔ استقلال آباد پارک
7۔ سنہری پارک سیٹلائٹ ٹاؤن

اس کے علاوہ اور بھی پارکس کی تزئین و آرائش کی جا رہی ہے۔

(ب) میلہ منڈی سے ملحقہ رقبہ پارک کے لئے 56.378 ملین کا ایسٹیمیٹ تیار کیا جا چکا ہے۔ مالی سال 18۔2017 میں سالانہ صوبائی ADP-2017 میں شامل کرنے کی استدعا کی جا چکی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

تحصیل پنڈ دادنخان کے علاقہ جات میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1610: محترمہ راحیلہ انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل پنڈ دادنخان کے بیشتر علاقوں میں پینے کا صاف پانی میسر نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت عوام کی مشکلات کے پیش نظر پینے کا صاف پانی اس تحصیل میں مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

(ج) مالی سال 15۔2014 اور 16۔2015 میں کتنے منصوبہ جات پینے کے صاف پانی سے متعلق اس تحصیل میں تشکیل دینے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے ان منصوبہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) درست نہ ہے۔پنڈ داد نخان کے زیادہ تر علاقہ جات میں واٹر سپلائی سکیمز موجود ہیں جبکہ کچھ علاقہ جات میں صاف پانی کی سہولت میسر نہ ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ (یونین کونسل احمد آباد) گھروانہ، جاتو، موسیانہ، نصر اللہ پور، پنوار، قادر پور، سلوانہ
2۔ (یونین کونسل چک شادی) برج احمد خان، دیوان پور، کانیاں والا
3۔ (یونین کونسل دولت پور) کوٹ عمر، رکھ جلال پور
4۔ (یونین کونسل دھریالہ جالپ) اعظم پور، فتح پور، جاتی پور، کریم پور، ورنالی
5۔ (یونین کونسل گولپور) چنن پور، کوٹ کچا، پتھر ندی، رنگ پور
6۔ (یونین کونسل گجر) کلس، ٹھلچی، موہل عامر پور
7۔ (یونین کونسل ہرن پور) فتح آباد، پیر ووالا
8۔ (یونین کونسل جلالپور شریف) لدوا
9۔ (یونین کونسل پنڈی سید پور) عبداللہ پور، ادمانہ، بھابھاں والا، کھیویں والا، پیراں والا، سگھر پور، شاکر پور، شیر پور، سیداں والا (یونین کونسل ساؤوال) غریب وال۔

(ب) جی، ہاں! تحصیل پنڈ داد نخان کے جن دیہات میں صاف پانی کی سہولت میسر نہ ہے۔ ان دیہات میں گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق مرحلہ وار واٹر سپلائی کی سہولیات فراہم کی جائیں گی۔

(ج) سال2014-15 میں درج ذیل واٹر سپلائی سکیمزADP پروگرام کے تحت مکمل کی گئی ہیں۔

1۔	بحالی واٹر سپلائی سکیم دولت پور، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	12.566ملین
2۔	بحالی واٹر سپلائی سکیم واڑہ پھپھرہ، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	6.219ملین
3۔	بحالی واٹر سپلائی سکیم تھل، تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم	6.880ملین
4۔	بحالی واٹر سپلائی سکیم چک شادی، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	3.334ملین
5۔	بحالی واٹر سپلائی سکیمز متاثرہ سیلاب2014	22.805ملین
6۔	واٹر سپلائی سکیم سوڈی گجر فیز1، تحصیل پنڈ داد نخان ضلع جہلم	120.00ملین

مالی سال2015-16 میں درج ذیل واٹر سپلائی سکیمز کی منظوری دی گئی ہے۔

1۔	توسیع واٹر سپلائی سکیم کھیوڑہ، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	158.060ملین
2۔	واٹر سپلائی سکیم سوڈی گجر، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	10.00ملین
	Authority to maintain and Regulateواٹر سپلائی سکیم نرومی ڈھن چشمہ، تحصیل پنڈ داد نخان، ضلع جہلم	229.647 ملین

تحصیل فورٹ عباس کے دیہات / بستیوں میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

1613: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں گزشتہ تین سالوں میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے حکومت نے کتنے منصوبہ جات تشکیل دیئے ہیں؟

(ب) تحصیل فورٹ عباس میں اس وقت کتنے فیصد لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے؟

(ج) وہ دیہات / بستیاں جن کا زیر زمین پانی انتہائی کڑوا اور زہریلا ہے کیا حکومت انہیں ترجیحی بنیادوں پر پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تحصیل فورٹ عباس میں گزشتہ تین سالوں میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئر نگ نے صاف پانی کی فراہمی کے لئے سات منصوبہ جات مکمل کئے ہیں۔(Annexure-A) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جن سے لوگوں کو پینے کا صاف پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

اس کے علاوہ ایک منصوبہ واٹر سپلائی سکیم مروٹ پر کام جاری ہے۔

(ب) تحصیل فورٹ عباس کی کل آبادی402115نفوس پر مشتمل ہے جس میں سے 55فیصد نفوس کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جارہا ہے۔

(ج) جی ہاں! ارادہ رکھتی ہے۔ جن دیہات اور بستیوں میں زیرِ زمین پانی کڑوا ہے ان دیہاتوں میں میٹھے اور صاف پانی کی فراہمی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔

ڈیرہ غازی خان: پی پی۔243اور244میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

1622: جناب احمد علی خان دریشک: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئر نگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع ڈی جی خان میں واٹر سپلائی سکیموں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) حلقہ پی پی۔243اور244ڈیرہ غازی خان میں کب، کتنے اور کن علاقوں میں واٹر فلٹر نصب کئے گئے ہیں؟

(ج) کتنے واٹر فلٹر پلانٹ چالو حالت میں اور کتنے بند ہیں پرانے فلٹر پلانٹ کی مرمت، دیکھ بھال اور چالو رکھنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(د) ضلع ڈی جی خان میں صاف پینے کے پانی جاری سکیموں کے بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع ڈیرہ غازی خان میں واٹر سپلائی سکیموں کی کل تعداد 321 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت پی پی۔243 اور 244 میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب نہیں کیا گیا۔

(ج) متعلقہ نہ ہے۔

(د) ضلع ڈیرہ غازی خان میں پینے کے صاف پانی کی چھ سکیموں پر کام جاری ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ٹیکسلا پی پی۔7 میں واٹر سپلائی کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1695: **حاجی ملک عمر فاروق:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔7 تحصیل ٹیکسلا میں 2012 تا 2016 واٹر سپلائی کی کل کتنی سکیمیں شروع کی گئیں اور ان کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے؟

(ب) مذکورہ سکیمیں کب شروع کی گئیں ان میں کون کون سی سکیمیں اپنے مقررہ وقت پر مکمل ہوئیں اور کون سی ابھی تک تکمیل کے مراحل میں ہیں ان کے مکمل نہ ہونے کی وجوہات بیان کی جائیں؟

(ج) کیا حکومت مقررہ عرصہ کے دوران مکمل نہ ہونے والی سکیموں کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ادارہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):
(الف) پی پی۔7 تحصیل ٹیکسلا میں 2012 تا 2016 کے دوران کوئی نئی واٹر سپلائی سکیم شروع نہیں کی گئی اور نہ ہی کوئی فنڈز جاری کئے گئے۔
(ب) کوئی نہیں۔
(ج) کوئی نہیں۔

پی پی۔28 سرگودھا میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

1698: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) پی پی۔28 ضلع سرگودھا تحصیل بھیرہ میں سال 16-2015 میں کتنے چکوک، قصبوں اور آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی؟
(ب) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل حضورپور کے تمام چکوک میں پانی پینے کے قابل نہ ہے جس کی وجہ سے ہیپاٹائٹس جیسی موذی امراض میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے؟
(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب مذکورہ یونین کونسل کے تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):
(الف) پی پی۔28 تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا میں سال 16-2015 کے دوران کسی بھی قصبہ چکوک یا آبادی کو واٹر سپلائی اور سیوریج کی سہولت مہیا نہ کی گئی ہے۔
(ب) یونین کونسل حضورپور کے تمام چکوک کا پانی کڑوا ہونے کی وجہ سے پینے کے قابل نہ ہے۔
(ج) حکومت مرحلہ وار تمام چکوک کو پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور بوٹنیکل پارک جلو سے متعلقہ تفصیلات

1699: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) لاہور بوٹنیکل جلو پارک کتنے رقبے پر مشتمل ہے؟

(ب) لاہور بوٹنیکل جلو پارک میں کل کتنے پودے لگائے گئے اور ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس پارک میں کتنے تعینات ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بوٹنیکل گارڈن جلو کا کل رقبہ 80 ایکڑ ہے۔

(ب) بوٹنیکل گارڈن جلو میں کل 4212 پودے لگائے گئے ہیں جس پر حکومت کا خرچ مبلغ 18,123,400/- روپے ایک کروڑ اکاسی لاکھ تیئیس ہزار چار صد روپے ہوا ہے۔

(ج) بوٹنیکل گارڈن جلو میں کل 155 ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل مع نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: چوبچہ پھاٹک تا مغلپورہ نہر پر انڈر پاس بنانے سے متعلقہ تفصیلات

1700: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور مغل پورہ پل نہر پر چوبچہ پھاٹک سے مغلپورہ تک انڈر پاس بنانے کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنی لاگت کا تخمینہ لگایا گیا ہے؟

(ج) اگر منصوبہ کا ٹینڈر ہو چکا ہے تو اس پر کام کب شروع ہو گا؟

(د) کیا حکومت ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کی وجہ سے اس منصوبہ کو جلد از جلد شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس منصوبہ پر 2۔ارب 65 کروڑ روپے کی لاگت آئے گی۔

(ج) منصوبہ کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور اس منصوبہ پر کام 25۔دسمبر 2016 سے شروع ہو چکا ہے۔

(د) اس منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے اور منصوبہ پانچ ماہ کی مدت میں مکمل ہو جائے گا۔

لاہور سمن آباد موڑ سے گلشن راوی روڈ پر پل کی تعمیر سے متاثرہ سڑک کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

1701: میاں محمد اسلم اقبال: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سمن آباد موڑ سے گلشن راوی لاہور جانے والی روڈ پر "اکبر اعظم شادی ہال" کے سامنے نالے پر پل کی نئی تعمیر کی گئی ہے یہ تعمیر کب کی گئی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس پل کی تعمیر کے بعد اس سڑک کو نہیں بنایا گیااور وہ سڑک انتہائی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ج) کیاحکومت اس پل پر سڑک کو صحیح حالت میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تواس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سمن آباد موڑ سے گلشن راوی لاہور جانے والی روڈ پر اکبر اعظم شادی ہال کے سامنے نالے پر پل کی تعمیر سال 2011 میں کی گئی۔

(ب) سال 2011 میں اس پل کی تعمیر کے ساتھ اس کی اپروچ روڈ کو بھی تعمیر کیا گیا تھا۔ بعد ازاں سال 2014 میں محکمہ واسا کی سیوریج لائن پھٹ جانے کی وجہ سے یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گئی تھی۔

(ج) محکمہ واسا اس نالے اور پل کی توسیع کا ارادہ رکھتی ہے، سڑک کی تعمیر اور پل کی توسیع کا کام اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی تکمیل کے بعد کیا جائے گا۔

لاہور: سوڈیوال میں سرکاری اراضی کو واگزار کروانے سے متعلقہ تفصیلات

1704: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیاوزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل۔94 سوڈیوال ملتان روڈ لاہور میں پانی والی ٹینکی سرکاری اراضی میں بنی ہوئی ہے اس کی کل جگہ کتنی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سرکاری اراضی کی مشرقی جانب جگہ متنازعہ ہے اور کچھ لوگوں نے یہ اراضی دھوکا دہی سے اپنے نام کروائی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس سرکاری اراضی کو واگزار کرواکر اس کے ارد گرد چار دیواری کرنے اور بچوں کے لئے پارک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست ہے کہ پانی والی ٹینکی یونین کونسل۔94 سوڈیوال ملتان روڈ لاہور سرکاری اراضی میں بنی ہوئی ہے جس کا رقبہ دو کنال سات مرلہ پر مشتمل ہے۔

(ب) یہ غلط ہے کہ کسی شخص نے دھوکہ دہی سے سرکاری اراضی اپنے نام نہ کروائی ہے۔ بلکہ سرپلس جگہ پر محکمہ نے 1990 میں تقریباً 4.5 مرلے سائز کے چھ پلاٹ بنائے گئے تھے۔ جس کا رقبہ ایک کنال اور پانچ مرلے پر مشتمل ہے جس کی الاٹمنٹ اس وقت کے وزیراعلیٰ نے مستحق لوگوں کو کی تھی۔

(ج) ماسٹر پلان کے مطابق کل رقبہ تین کنال بارہ مرلے تھا جس میں سے تقریباً 4.5 مرلے کے چھ پلاٹس بنائے گئے جیسا کہ جز (ب) میں بیان کیا گیا ہے اب بقایا رقبہ دو کنال سات مرلے جو واسا کے زیر اہتمام ہے۔

ملتان: واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1710: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ملتان میں یکم جون 2013 سے آج تک واٹر سپلائی سیوریج کے کون کون سے منصوبہ جات کی منظوری دی گئی، علیحدہ علیحدہ سال وار تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) ان منصوبوں میں کتنے منصوبے ایسے ہیں جو بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور کتنے ایسے منصوبے ہیں جو نامکمل ہیں؟

(ج) ان منصوبوں کی مدت تکمیل کیا تھی اور منصوبے بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع ملتان میں یکم جون 2013 سے آج تک واٹر سپلائی اور سیوریج کے 56 منصوبہ جات کی منظوری دی گئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان منصوبوں میں سے 20 منصوبہ جات بروقت مکمل ہو چکے ہیں اور 36 منصوبہ جات نامکمل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) منصوبہ جات کی مدت تکمیل اور بروقت مکمل نہ ہونے کی وجوہات کی تفصیل منصوبہ جات کی لسٹ میں درج ہیں جو ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: لیڈیز پارکس سے متعلقہ تفصیلات

1711: محترمہ فرزانہ بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان کے کن کن علاقوں میں لیڈیز پارک ہیں نیز ان میں خواتین کو سپورٹس کی کیا کیا سہولتیں میسر ہیں؟

(ب) مذکورہ پارکس کے رقبہ کی الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) ان پارکس میں کل کتنا سٹاف اور کتنے مالی ہیں الگ الگ مکمل تفصیل پارکس وار فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ملتان میں تین عدد لیڈیز پارک موجود ہیں۔

1- فاطمہ جناح لیڈیز پارک گلگشت کالونی ملتان
2- لیڈیز پارک رشید آباد کالونی ملتان
3- لیڈیز پارک شمس آباد کالونی ملتان

مندرجہ بالا لیڈیز پارکس میں لیڈیز کے لئے سپورٹس کی کوئی سہولت نہ ہے۔

(ب) ملتان میں موجود لیڈیز پارکس کے رقبہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1- فاطمہ جناح لیڈیز پارک گلگشت کالونی ملتان — کل رقبہ 6 کنال
2- لیڈیز پارک رشید آباد کالونی ملتان — کل رقبہ 4.5 کنال
3- لیڈیز پارک شمس آباد کالونی ملتان — کل رقبہ 16 کنال

(ج) ملتان کے لیڈیز پارکس میں سٹاف کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1۔	فاطمہ جناح لیڈیز پارک گلگشت کالونی ملتان	سکیورٹی گارڈ کی تعداد 1	مالیوں کی تعداد 3
2۔	لیڈیز پارک رشید آباد کالونی ملتان	سکیورٹی گارڈ کی تعداد 1	مالیوں کی تعداد 3
3۔	لیڈیز پارک شمس آباد کالونی ملتان	سکیورٹی گارڈ کی تعداد 1	مالیوں کی تعداد 4

لاہور بوٹنیکل پارک جلو میں پودے ودیگر تفصیلات

1748: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور بوٹنیکل پارک جلو میں آج تک کتنے پودے لگائے گئے نیز ان پودوں کے لگانے پر حکومت نے کل کتنی رقم خرچ کی، علیحدہ علیحدہ تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ب) پارک میں عوام کو تفریحی سہولیات پہنچانے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) بوٹنیکل گھر کی ٹکٹ کتنی ہے اور کتنی عمر تک کے بچے فری داخل ہو سکتے ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) بوٹنیکل گارڈن جلو میں کل 4212 پودے لگائے گئے ہیں جس پر حکومت کا خرچ مبلغ -/18,123,400 روپے ایک کروڑ اکاسی لاکھ تئیس ہزار چار صد روپے ہوا ہے۔

(ب) بوٹنیکل گارڈن جلو میں پودوں کے علاوہ بٹر فلائی ہاؤس اور واک ان ٹنل بنایا گیا ہے۔ مزید اس میں چھ عدد گزیبو اور دو عدد فوارے بھی تعمیر کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ چار ٹری ہاؤس اور ایک ٹری ٹاپ واک وے بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ کھانے پینے کے لئے فوڈ کورٹ موجود ہے نیز بچوں کے کھیلنے کے لئے جھولے بھی لگائے گئے ہیں۔

(ج) بوٹنیکل گارڈن جلو میں داخلہ فری ہے۔ تاہم گارڈن کے اندر بنے ہوئے بٹر فلائی ہاؤس میں داخل ہونے کی ٹکٹ مبلغ تیس روپے فی کس ہے۔ مزید یہ کہ پانچ سال تک کے بچے فری داخل ہو سکتے ہیں۔

ساہیوال پی پی-222 ایل-9/120 کمیر کی واٹر سپلائی اور ڈرینج سسٹم سے متعلقہ تفصیلات

1750: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع ساہیوال پی پی-222 کے L-9/120 کمیر میں واٹر سپلائی اور ڈرینج سسٹم کب منظور ہوا اور کیا یہ مکمل طور پر فنکشنل ہے؟

(ب) اس پر کتنی لاگت آئی اور اس کا ٹھیکہ کس فرم یا فرد کو دیا گیا؟

(ج) کیا مذکورہ ڈرینج سسٹم میں غیر معیاری کام پر ذمہ داران کا تعین ہوا یا نہیں اور ذمہ داران کے خلاف کارروائی عمل میں لائی گئی تو تفصیل فراہم کریں ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف)

I. ضلع ساہیوال پی پی-222 کے چکنمبر 9-120/L کمیر میں واٹر سپلائی کا منصوبہ 2009 میں شروع ہوا مگر 2016 تک منصوبہ unfunded ہونے کی وجہ سے تاحال مکمل نہ ہو سکا۔ اس سال فنڈ مہیا کئے گئے ہیں اور منصوبہ پر کام جاری ہے۔

II. ڈرینج سیوریج سسٹم کا منصوبہ 2011 میں منظور ہوا اور 2012 میں بعداز تکمیل وٹیسٹ آپریشن ٹاؤن کمیٹی کمیر کو handover کر دیا گیا۔

(ب)

I. L-9/120 کمیر میں واٹر سپلائی سکیم کا تخمینہ لاگت 95.272 ملین روپے ہے جس میں سے 62.342 ملین کا کام ہو چکا ہے اور اس سکیم کا ٹھیکہ میسرز نوید کنسٹرکشن کمپنی بورے والا کو دیا گیا جو کہ فنڈز نہ آنے کی وجہ سے اور محکمہ اوقاف کی طرف سے ٹینکیوں کی جگہ بر وقت نہ ملنے کی وجہ سے جون 2016 تک مکمل نہ ہو سکا لہٰذا سکیم کا اسٹیمیٹ revise کیا گیا اور باقی کام میسرز ظفر علی طور بورے والا کو الاٹ کیا گیا ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔

II. جبکہ ڈرینج سسٹم کے منصوبے کی لاگت 50.00 ملین روپے تھی اور اس منصوبے کا ٹھیکہ میسرز اعجاز اینڈ کمپنی، بہاولپور کو دیا گیا۔ منصوبہ 2012 میں بعداز تکمیل وٹیسٹ آپریشن ٹاؤن کمیٹی کمیر کو handover کر دیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ ڈرینج سسٹم میں کوئی غیر معیاری کام نہ ہوا ہے۔ سکیم مقررہ مدت میں مکمل کی گئی اور ٹاؤن کمیٹی کمیر کو handover کر دی گئی تھی اور اس وقت چالو حالت میں ہے۔

ساہیوال: پی پی۔222 میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے سے متعلقہ تفصیلات

1751: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں پی پی۔222 میں پنجاب صاف کمپنی کی جانب سے واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے لئے سروے کروائے گئے ہیں؟

(ب) پی پی۔222 کے جن چکوک / دیہاتوں میں فلٹریشن پلانٹ نصب کرنے کے لئے سروے کروائے گئے ہیں ان کے مکمل نام، سے آگاہ کریں؟

(ج) ان پلانٹس کو نصب کرنے کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) پی پی۔222 کے جو چکوک / دیہات سیوریج کی سہولت سے محروم ہیں وہاں حکومت کب تک یہ سہولت فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! پنجاب صاف پانی کمپنی نے پی پی۔222 دیہی علاقوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب کرنے کے لئے سروے مکمل کر لیا ہے۔

(ب) پی پی۔222 کے تمام چکوک / دیہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان پلانٹس کی تنصیب کا کام مرحلہ وار مکمل ہو گا۔ تاہم سال 2018 تک اس مقصد کے لئے کنٹریکٹس ایوارڈ کر دیئے جائیں گے۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی کا مینڈیٹ صوبے کے گاؤں / دیہات میں پینے کا صاف پانی فراہم کرنا ہے۔

لاہور: جوہر ٹاؤن جی۔1 بلاک میں غیر قانونی گیٹ ور کاوٹوں سے متعلقہ تفصیلات

1757: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جی۔1 بلاک جوہر ٹاؤن لاہور سرکاری ٹاؤن کا حصہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لوگوں نے پرائیویٹ گیٹ اور سٹینڈ بریکرز لگا کر عوامی راستوں کو بند کیا ہوا ہے کیا یہ قانون کی خلاف ورزی نہیں ہے کن لوگوں نے اس کی خلاف ورزی کی ہے؟

(ج) حکومت ان غیر قانونی رکاوٹوں کو ختم کرنے اور سڑکوں کو کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ جی۔1 بلاک جوہر ٹاؤن سرکاری ہاؤسنگ سکیم محمد علی جوہر ٹاؤن کا حصہ ہے

(ب) فیلڈ سروے کے مطابق جی۔1 بلاک جوہر ٹاؤن میں لوکل رہائشیوں نے باہمی مشاورت سے سکیورٹی اور امن وامان کی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے بیس عدد گیٹ مختلف سڑکات پر نصب کر رکھے ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم سولہ عدد گیٹ دن کے وقت کھلے رہتے ہیں جس سے راستوں کے بند ہونے کا احتمال نہ ہوتا ہے۔ چار عدد گیٹ بند رہتے ہیں۔

(ج) مذکورہ بالا گیٹ جی 1 بلاک کے لوکل رہائشیوں نے باہمی مشاورت سے سکیورٹی اور امن وامان کو یقینی بنانے کے لئے نصب کئے ہیں اور زیادہ تر گیٹ دن کے وقت کھلے رہتے ہیں اس لئے ٹریفک کی روانی میں یہ گیٹ رکاوٹ ہیں اور نہ ہی محکمہ ایل ڈی اے میں آج تک اس بابت کوئی شکایت موصول ہوئی ہے۔ اگر اس بابت محکمہ ایل ڈی اے میں کوئی شکایت موصول ہوئی تو متعلقہ پولیس سٹیشن سے مشاورت کے بعد مزید کارروائی بمطابق قانون و پالیسی عمل میں لائی جائے گی۔

لاہور حلقہ پی پی۔144 میں واٹر سپلائی سے متعلقہ تفصیلات

1764: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حلقہ پی پی۔144 لاہور میں سال 14-2013 کے دوران کتنی آبادیوں کو واٹر سپلائی کی سہولت اور سیوریج کی سہولت فراہم کی گئی ہے؟

(ب) مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کے لئے کس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ج) متذکرہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سکیموں پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) حلقہ پی پی۔144 شالامار ٹاؤن ڈائریکٹوریٹ واسا میں سال 14-2013 کے دوران 13 عدد آبادیوں کو واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کی گئی جبکہ مذکورہ حلقہ میں اس عرصہ کے دوران سیوریج کی کوئی سکیم عمل میں نہ آئی۔

(ب) مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سہولت فراہم کرنے کا ٹھیکہ جات سات عدد کمپنیوں کو دیا گیا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں واٹر سپلائی کی سکیموں پر کل 46.916 ملین روپے رقم خرچ ہوئی۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور نیومزنگ میں واٹر فلٹریشن پلانٹ سے متعلقہ تفصیلات

1765: **محترمہ نگہت شیخ**: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نیومزنگ لاہور کا علاقہ تاحال پینے کے صاف پانی سے محروم ہے؟

(ب) حکومت وہاں پر کب تک صاف پانی مہیا کرنے یا فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) نیومزنگ لاہور میں حکومت نے کل کتنے فلٹریشن پلانٹ کب لگائے اور ان کی تنصیب پر کل کتنی لاگت آئی؟

(د) نیومزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ مزنگ اچھرہ سب ڈویژن کا علاقہ صاف پانی سے محروم ہے۔اس علاقے میں تین عدد ٹیوب ویل ہیں۔ایک عدد CFS-4 رسول پارک اولڈ، ایک عدد CFS-2 ٹیوب ویل رسول پارک نیو اور تیسرا CFS-2 پنج پیر روڈ سے پانی کی فراہمی بلاتعطل جاری ہے۔

(ب) حکومت وہاں پر 2017 کے آخر تک فلٹریشن پلانٹس لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) دو عدد فلٹریشن پلانٹس، ایک عدد فلٹریشن پلانٹ رسول پارک نیو ٹیوب ویل پر 2015 میں واسا نے لگایا ہے جس کی لاگت 3.7 ملین روپے ہے جبکہ دوسرا اپنج پیر روڈ پر فلٹریشن پلانٹ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے لگایا ہے۔

(د) نیومزنگ لاہور میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ KSB کمپنی کو دیا گیا۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب سپیکر: جناب محمد ثاقب خورشید پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 09-2008 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد ثاقب خورشید: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2008-09 کے بارے میں PAC-I کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3-اپریل 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2008-09 کے بارے میں PAC-I کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3-اپریل 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 09-2008 کے بارے میں PAC-I کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 3۔اپریل 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: میاں عرفان دولتانہ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

حکومت پنجاب کے حسابات پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 14-2013 کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں عرفان دولتانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 14-2013 کے بارے میں PAC-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 14۔فروری 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 14-2013 کے بارے میں PAC-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 14۔فروری 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"حکومت پنجاب کے حسابات اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ برائے سال 14-2013 کے بارے میں PAC-II کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 14۔فروری 2017 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: سردار بہادر خان میکن مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7166 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

سردار بہادر خان میکن: جناب سپیکر! میں

Starred Question No.7166 asked by Mr Ehsan Riaz Fatyana, MPA (PP-58)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: جناب امجد علی جاوید مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

زیرو آور نوٹس نمبر 175/17 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): میں

Zero Hour No.175/17 moved by Mr Asif Mehmood, MPA (PP-9)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں چونکہ کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

گندم خرید سنٹر کنگن پور قصبوں میں باردانہ کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! میں نے کل بھی on the floor of the House یہ درخواست کی تھی، کل ڈپٹی سپیکر صاحب صدارت فرما رہے تھے اور میں نے عرض کیا تھا کہ کنگن پور سنٹر میں باردانہ کی تقسیم 24۔ مئی سے شروع ہوئی ہے۔ وہاں پر پانچ پٹوار سرکل ہیں اور 65ہزار بوریوں کی allocation ہوئی ہے۔ اس وقت وہاں پر چار مزید پٹوار سرکل add ہو گئے ہیں جبکہ بوریاں اب بھی 65ہزار ہی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ گرداوری کے مطابق وہاں پر کم از کم دو لاکھ بوریوں کی allocation ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں نے کل جناب ڈپٹی سپیکر سے درخواست کی تھی اور آج آپ سے عرض کرتا ہوں کہ قصور کے متعلقہ افسر، وزیر خوراک یا جو بھی relevant آدمی ہے اس کے ساتھ فوری طور پر میٹنگ کی جائے تاکہ کسانوں کو ان کی مطلوبہ تعداد کے مطابق باردانہ مل سکے۔ دو لاکھ بوریوں کی وہاں پر ضرورت ہے جبکہ 65ہزار بوریوں کی allocation ہوئی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ کسان کے ساتھ سراسر زیادتی کی جا رہی ہے۔ اس وقت وہاں پر پانچ پٹوار سرکل میں 65ہزار بوریاں دی جا رہی ہیں جبکہ 9پٹوار سرکل میں بھی 65ہزار بوریاں allocate کی گئی ہیں۔ میری درخواست ہے کہ متعلقہ محکمہ کو اس بارے میں ضروری ہدایات جاری کی جائیں۔ اس وقت درخواستیں لی جا رہی ہیں لہٰذا متعلقہ محکمہ کو ہدایت کی جائے کہ اس سنٹر میں باردانہ کی تعداد بڑھائی جائے۔

جناب سپیکر: کل وزیر خوراک ایوان میں تشریف لائیں اور وہ سردار وقاص حسن مؤکل کی اس بات کا جواب دیں۔ میری طرف سے انہیں لکھ کر بھجوایا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! گزشتہ ہفتے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ژالہ باری ہوئی تھی اور اس کی وجہ سے گندم کی فصل بالکل تباہ ہو گئی ہے۔

جناب سپیکر: تو آپ اس بابت کوئی تحریک لے کر آئیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے بہبود آبادی (جناب امجد علی جاوید): جناب سپیکر! میں تحریک نہیں لا سکتا۔

جناب سپیکر: آپ خود گورنمنٹ ہیں تو مجھے کیا کہہ رہے ہیں؟ Now, you are the part of the Government. آپ تشریف رکھیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 282/17 جناب آصف محمود کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

بے نظیر جنرل ہسپتال راولپنڈی میں لیتھروٹراپسی مشین خراب

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 19۔مارچ 2017 کی خبر کے مطابق راولپنڈی بے نظیر بھٹو جنرل ہسپتال میں ڈویژن بھر کی واحد لیتھروٹراپسی مشین چار ماہ سے خراب ہے جس کی وجہ سے مریضوں کو نجی ہسپتالوں میں 35ہزار سے ایک لاکھ روپے تک کے اضافی اخراجات برداشت کرنا پڑ رہے ہیں۔ مشینوں کی کمی کے باعث کئی مریضوں کو ہفتوں بعد کی تاریخ دی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی ایک تحریک اگست کے مہینے میں پیش کی تھی۔ میں نے یہ تحریک دو مرتبہ ایوان میں پڑھی ہے لیکن اس کا جواب ابھی تک نہیں آیا۔ میری گزارش ہے کہ اس کا جواب منگوایا جائے۔

جناب سپیکر: آپ کی وہ تحریک التوائے کار pending ہوئی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کو بھی next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی جناب آصف محمود کی ہے لیکن اب یہ پڑھی نہیں جا سکتی۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری اگست والی تحریک التوائے کار آپ نے ایک اجلاس کے لئے pendingفرمائی تھی تو اس کا جواب کب تک آئے گا؟

جناب سپیکر: انشاء اللہ جلدی اس کا جواب آ جائے گا۔ جب اس تحریک التوائے کار کا جواب آئے گا تو آپ کو بتادیں گے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 327/17 محترمہ شبینہ زکریا بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ!

سمبڑیال میں سویڈش انجینئرنگ یونیورسٹی کے لئے خریدی گئی اراضی ان کے اصل مالکان کو واپس کرنے کا مطالبہ

محترمہ شبینہ زکریا بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 7-مارچ 2017 کی خبر کے مطابق حکومت پنجاب نے سمبڑیال میں سویڈش انجینئرنگ یونیورسٹی کے قیام کے لئے زمینداروں سے زمین خریدی۔ جس کا کھیوٹ نمبر 2232 اور کھتونی نمبر 2745 ہے لیکن بعض وجوہات کی بناء پر یونیورسٹی تعمیر نہ ہو سکی۔ زمین حکومت پنجاب کی ملکیت ہے لیکن محکمہ مال سمبڑیال اس اراضی کا ذاتی طور پر 30 ہزار روپے سالانہ کے حساب سے ٹھیکہ لیتا ہے۔ یہ ٹھیکہ سالانہ ایک کروڑ 51 لاکھ اور 80 ہزار روپے بنتا ہے جو محکمہ مال سمبڑیال سرکاری خزانے کی بجائے اپنی جیبوں میں ڈال رہا ہے۔ سابق مالکان کا کہنا ہے کہ اُن کی زمینیں واپس کی جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی next weekتک کے لئے pendingکیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 285/17 محترمہ خدیجہ عمر، چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

شاہکوٹ اور گرد و نواح میں قائم بیوٹی پارلرز میں غیر معیاری کیمیکلز کے استعمال سے خواتین مختلف بیماریوں میں مبتلا

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ

روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 22۔مارچ 2017 کی خبر کے مطابق شاہکوٹ اور گردونواح میں کھلے بیوٹی پارلرز میں غیر معیاری کیمیائی اجزاء اور آلودہ آلات کے مسلسل استعمال سے خواتین مہلک بیماریوں میں مبتلا ہونا شروع ہو گئی ہیں۔بیوٹی پارلرز کا پھیلا جال حفظانِ صحت کے اصولوں کو نظر انداز کر رہا ہے اس پر قانون حرکت میں آتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی اتھارٹی ہے جو ان پر گرفت کر سکے۔کیمیکل والی مہندی سے لے کر فیس واش تک میں ایسے بے شمار مضر صحت اجزاء کا استعمال کیا جاتا ہے جو جلد کو بُرے طریقے سے جھلسا دیتے ہیں۔گورا بننے کی کوشش بعض اوقات دلہنوں اور بیشتر خواتین کو چہرے کی بیماریوں میں مبتلا کر دیتی ہے۔بعض خواتین ایسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں جن کو بعد میں ڈاکٹرز سے بھی رجوع کرنا پڑتا ہے جبکہ بعض مقامات پر غیر تربیت یافتہ لڑکیاں مبینہ طور پر ان پارلرز کی آڑ میں فحاشی اور بے حیائی کے اڈے بھی چلا رہی ہیں۔علاقے کی سیاسی و سماجی تنظیموں نے اعلیٰ حکام سے اصلاح احوال کا مطالبہ کیا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی،اس تحریک التوائے کار کو جواب آنے تک کے لئے till next week pending کیا جاتا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، میاں صاحب!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ [**********************************]

جناب سپیکر: جی،اُن کو بیس کروڑ عوام نے منتخب کیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! [********************]

جناب سپیکر: یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں تھا لہٰذا اس بات کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔ میں یہ حصہ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 287/17 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے نعرے بازی)

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سبزیوں اور پھلوں کی کیمیکلز سے دھلائی اور رنگائی سے جان لیوا بیماریوں میں اضافہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" کی اشاعت مورخہ 22۔مارچ 2017 کی خبر کے مطابق سبزیوں اور پھلوں کی کیمیکلز سے دھلائی اور رنگائی ہونے کی وجہ سے جان لیوا بیماریاں بڑھ گئی ہیں۔ زہریلے کیمیکل والے دودھ اور مضر صحت گوشت کی فروخت کے بعد اب زرعی دواؤں، مضر صحت رنگ اور کیمیکلز کے بے دریغ استعمال سے پھل اور سبزیاں بھی زہر آلود ہو گئی ہیں۔ کچھ عرصہ سے زمیندار زیادہ پیداوار حاصل کرنے اور تاجر پھل و سبزی کے معیار کو بہتر بنانے کی آڑ میں انسانی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ بعض کسان منڈی میں پھل اور سبزی لانے سے تھوڑی دیر پہلے انتہائی خطرناک زرعی ادویات کا یہ چھڑکاؤ کر دیتے ہیں جس کے فوری کھانے سے انسان کو خطرناک بیماریاں جکڑ لیتی ہیں۔ ماہرین نے کہا ہے کہ لوگ سیب کو ایک خطرناک کیمیکل کلوروپائریفاس میں ڈبو کر خوبصورت رنگ دے کر پکا ظاہر کر کے زیادہ منافع لے رہے ہیں۔ اسی طرح کچی الیچی کو براہ راست کیمیکل والا مصنوعی رنگ کر کے بازار میں فروخت کیا جا رہا ہے جبکہ آڑو اور امرود کو واشنگ پاؤڈر سے دھلائی کر کے بیچا جا رہا ہے۔ ایک زرعی ماہر نے کہا ہے کہ تربوز، خربوزے اور گرما کے ذائقہ کو شیریں بنانے کے لئے مصنوعی کیمیکل سکرین کا استعمال کئی بیماریوں کا سبب بن رہا ہے۔ اس کے علاوہ سبزیوں پر زرعی ادویات کا بے دریغ استعمال کیا جا رہا ہے۔ اس تمام تر صورتحال کے پیش نظر لوگوں میں انتہائی تشویش اور بے چینی کی لہر دوڑ گئی ہے۔ عوام کا مطالبہ ہے کہ زرعی ادویات اور کیمیکلز سے پاک پھل اور سبزیاں میسر ہوں تاکہ صحت مند نسل پروان چڑھ سکے اور وقت کا بھی تقاضا ہے کہ زہر سے پاک پھل اور سبزی کی فروخت کو یقینی بنانے کے لئے مؤثر قانون سازی کر کے سخت عمل کروا کر انسانی صحت کو جان لیوا بیماریوں سے بچایا جا سکتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کے جواب کے لئے اس کو till next week pending کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
وزیراعظم پاکستان کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

سرکاری کارروائی

رپورٹ

(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

جناب سپیکر:اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر laying of report ہے۔ جی، منسٹر! اس کو lay کریں۔

(اس مرحلہ معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
وزیراعظم پاکستان کے خلاف مسلسل نعرے بازی)

سٹیٹس آف خواتین کمیشن پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2014-15

MINISTER FOR WOMEN DEVELOPMENT: (MS HAMEEDA WAHEED-UD-DIN): Mr Speaker! I lay the Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women 2014-15.

MR SPEAKER: The Annual Report of the Punjab Commission on the Status of Women 2014-15 has been laid.

آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 28-اپریل 2017 صبح 9:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔